Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۱۱ — ۵- نومبر ۱۹۳۶ء — قاضی محمد ظہور الدین اکمل — ۱۹- شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ — جلد ۳۵

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
وقت کے مامور کو پہچانو	۲۹۳ / ۲۹۷	جناب فیضی
فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب	۲۹۸ / ۳۱۲	مولانا "ابن عمر"
ویدک تہذیب کے نمونے	۳۱۳ / ۳۱۵	ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر
ظہور کرشن آثار	ص ۳۱۶	جناب شرما کراچی
ایک شیعہ کے اعتراضوں کے جوابات	۳۱۷ / ۳۲۵	جناب سید صادق حسین صاحب اٹاوہ
المقتبسات والملتقطات	۳۲۶ / ۳۳۲	ماخوذ

217

اندرون ہند سے تین روپے سالانہ — مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے ۲ — بیرون ہند سے تین روپے ۸ ر سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی طرف متوجہ ہوگی

سیّدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ و علیٰ مطاعہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدائے تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دُور کرکے دُنیا کے تمام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور اپنی دوسری اغراض کو پورا کرنے کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا۔ تو یہ واقعہ میں اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو انگریزی کے پیدا ہوجائیں۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سوائے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تمہارے دل القاء کرے۔ کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔"

ہم نے بارہا مخلصین جماعت کو ریویو اُردو کی خریداری اور اسکے استحکام کی طرف توجہ دلائی۔ مگر جماعت کی توجہ اسطرف مبذول نہیں ہوسکی۔ آج پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کے مطابق عرض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے خریدار اسقدر کم ہوگئے ہیں۔ کہ ہمیں ذکر کرتے ہوئے بھی ندامت آتی ہے۔ پُرانے خریداروں کے ذمہ بقایا کی رقم بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر چند ماہ تک ریویو کو موجودہ حالت میں رہنے دیا گیا تو اس کا جاری رہنا مشکل ہوگا۔ کہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اُن ابتدائی ایام میں جماعت سے دس ہزار خریدار کا مطالبہ اور کہاں آج جبکہ خواندہ جماعت کی تعداد کم از کم دس گنا زیادہ ہوچکی ہے جماعت کی عدم توجگی کے باعث ریویو کے بند ہوجانیکا تصور۔

(۱) سو آپ ریویو اردو کی خریداری قبول فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم پر عمل کرنیکے علاوہ اپنے آپکو سلسلہ عالیہ کے علماء کے قلم سے نکلے ہوئے ہر موضوع پر مستقل حیثیت رکھنے والے مضامین سے مستفید کریں۔

(۲) اگر کسی وقت آپ ریویو کے خریدار تھے۔ اور آپکے ذمہ ریویو کا بقایا ہے تو اُسے بہت جلد ادا فرمائیں۔ یہ ایک قرضہ ہے جو اخلاقاً آپکے ذمہ ہے اور بغیر ادائیگی کے آپ کسی صورت میں اس سے سبکدوش نہیں ہوسکتے۔

(۳) اگر اللہ تعالیٰ نے آپکو توفیق دی ہے تو اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کے نام ریویو جاری کروادیں۔

مینیجر ریویو آف ریلیجنز اردو
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وقت کے "مامور" کو پہچانو

جب زمین پیاسی ہوتی ہے تو رب السمٰوات والارض پانی برساتا ہے۔ جب انسان اپنی غذا کے لئے بیقرار ہوتا ہے تو موسم ربیع آجاتا ہے۔ جب خشک سالی کے آثار آجاتے ہیں تو آسمان پر ابرِ رحمت کی بدلیاں چھا جاتی ہیں۔

خدا ایسی جو جو نشانیاں اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے دکھاتا ہے وہ ہمیشہ عام اور قدرتی مظاہر سے تعلق رکھتی ہیں تاکہ زمین کی ہر مخلوق ان کی تصدیق کر سکے اور اُن سے دانائی حاصل کر سکے۔ وہ ایسے تغیرات و حوادث اور غیر فطری اور مصنوعی چیزوں کی نمائش نہیں کرتا جن کو دیکھنے اور سمجھنے کے لئے خاص طرح کی زندگی خاص طرح کا علم اور خاص طرح کے گرد و پیش کی ضرورت ہو۔ بلکہ اُس کی ہر تعلیم ایسی عام اور خالص فطری حالات سے متعلق ہوتی ہے کہ جن کو شنکر جنگل کا ایک چرواہا اور متمدن آبادیوں کا ایک فلاسفر دونو یکساں اثر کے ساتھ خدا کی سچائی کو پا سکتے ہیں۔

اگرچہ ہم سب نے فلسفہ و حکمت نہیں پڑھا۔ اجرامِ سماویہ کے دیکھنے کے لئے کسی بڑے رصدگاہ کی قیمتی دُوربین نہیں پائی اور دُنیا کے رازہائے سربستہ کو نہیں دیکھ سکتے۔ تاہم ہم انسان ہیں ہم کو رُوح دی گئی ہے ہم زمین پر بستے ہیں ہم آسمان کی ہر بدلی کے اندر۔ بادلوں کے ہر ٹکڑے کے اندر۔ ہواؤں کے ہر جھونکے کے اندر۔ بارانِ رحمت کے ہر قطرے کے اندر اپنے خدائے حی و قیوم خدا کی حکمت اور قدرت اُس کی رافت و رحمت اور اُس کے پیار و محبت کو دیکھ سکتے ہیں۔

جب ہم اور ہماری تشنہ و بیقرار زمین پانی کے ایک ایک قطرے کے لئے ترس ترس جاتی ہے۔ خاک کا ایک ایک ذرہ رطوبت و نمو کے لئے بیقرار ہو ہو جاتا ہے۔ کرۂ ارضی اپنی بیخودانہ حرکت میں آفتاب کے آتشکدہ سے قریب تر ہوتا جاتا ہے اُس کی تمام کائناتِ نباتی اپنا حُسن و جمالِ فطری کھو دیتی ہے۔ پرندے اپنے گھونسلوں میں۔ ٹہنیاں درختوں میں۔ انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنانا منع تھی تبھی تو عورت کو سبحان اللہ کہنے سے منع کر دیا اور ہاتھ کی آواز سے امام کو خبردار کرنے کی ہدایت فرمائی، کہ کہیں مرد اس کی آواز نہ سُن لے۔

لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم نماز کے لئے خاص ہے، اور صرف نماز میں عورت کو بالجہر بولنے سے روکا گیا ہے، نہ یہ کہ باقی اوقات میں بھی عورت کی آواز مرد کو سُننا منع ہے اگر یہی بات ہوتی تو یقیناً صحابہؓ کی عورتیں جیسا ہم نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنے دعوے خود نہ دائر کرتیں کیونکہ یہ ثابت ہے کہ اس وقت حضور علیہ السلام کے پاس دوسرے صحابہ بھی ہوتے تھے۔

اسی طرح اگر احادیث کے سلسلہ روایت پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ بہت سے مرد عورتوں سے اور بہت سی عورتیں مَردوں سے روایت لیتی ہیں، پھر سید المحدثین حضرت امام بخاری کی ایک اُستاد ایک عورت تھیں پس اگر مَردوں اور عورتوں کا باہمی کلام منع تھا تو یہ چیز سلسلہ روایت میں ہمیں نظر نہیں آسکتی تھی، اور اس کا ایک خطرناک نتیجہ یہ بھی ہوتا کہ بہت سی ایسی احادیث سے ہم محروم ہو جاتے جو ہم تک موجودہ حالت میں پُہنچ چکی ہیں، پھر آنحضرت صلعم فرماتے ہیں نصف علم عائشہؓ سے سیکھو۔ کیا ایک ایسے وجود سے علم سیکھنے کی ہدایت نافذ فرمائی جا سکتی ہے جس کی آواز کا سُننا ہی منع ہے۔ اس حکم کے امتثال کا نمونہ دکھانے کے لئے بہت سی روایات صحیحہ پیش کی جا سکتی ہیں اس وقت بطور نمونہ صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دو صحابی ایک مسئلہ میں گفتگو کر رہے تھے آخر وہ اس سمجھوتا پر پُہنچے کہ حضرت عائشہؓ سے دریافت کر لیا جائے چنانچہ وہ درِ دولت پر حاضر ہوئے اور درخواست کی کیا ایک بات ہم آپ سے دریافت کر سکتے ہیں حضرت عائشہؓ صاف طور پر انہیں اپنی آواز سناتی ہوئی جواب دیتی ہیں ہاں مجھ سے تم ہر ایسی بات دریافت کر سکتے ہو جس کے دریافت کرنے میں تم ماں سے بھی حجاب نہ کرو، یعنی جو بات تم اپنی والدہ سے دریافت کر سکتے ہو وہ تمہیں مجھ سے دریافت کرنے میں بھی حرج نہیں۔ یہ واقعہ ہمیں اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ عورتوں کی مَردوں سے ضرورت کے وقت باتیں منع نہ تھیں۔

آیت قرآنی لا تخضعن بالقول کو ازواج مطہرات کے واسطہ سے اُمت کی تمام خواتین تک وسیع کر دینے کے نقطہ خیال کے مجوزین و مؤیدین کے خلاف میرا نا قابل شکست یہ استدلال ہے کہ اسی آیت میں اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ لا تخضعن بالقول کہ عورتیں مَردوں سے لینت و نزاکت سے گفتگو نہ کریں۔ بلکہ خوب جرأت اور دلیری سے کلام کریں۔ اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں پوچھتا ہوں اگر مَردوں کو آواز سُنانا منع ہی تھا تو بات کرنے کے آداب سکھانے کی کیا ضرورت تھی اور دبی زبان سے بات کرنے کی ممانعت کے کیا معنے تھے، مَردوں اور عورتوں کے باہمی تکلم و تخاطب کی اجازت تھی ہی جبھی اس کے قواعد وضوابط بھی بتائے گئے۔

غرض یہ بالکل غلط بات ہے کہ اسلامی شریعت میں عورت کو گھروں سے نکلنے اور مَردوں سے بات کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ اس ذات پاک نے جس نے قرآن شریف ہم پر فرض کیا، ہر پہلو کی انسانی ضروریات پر نگاہ کرتے ہوئے عورتوں کو گھروں سے نکلنے کی اجازت دی ہے اور انہیں موقعہ دیا ہے کہ وہ باہر کی فضا میں بھی سانس لیں، ہاں اس نے اس سے روکا ہے کہ عورتیں باہر نکل کر مَردوں کے سامنے دلربائی کے سامان پیش کریں۔ بناؤ سنگار سے باہر نکلیں اور مادیت سے بدمست مغرب کی میموں کی طرح بلاضرورت صرف عیش و تفریح کے لئے غیر مَردوں سے اختلاط پیدا کریں۔ کیونکہ اس حالت کے ہوتے ہوئے سچی طہارت اور پاکیزگی دلوں میں پیدا نہیں ہوسکتی اور حقیقی تقویٰ سے قلوب لبریز نہیں ہوسکتے ٭

دو قابلِ رشک انسان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخصوں کے سوا اور کسی کی حالت قابلِ رشک نہیں۔ ایک وہ شخص کہ جسے اللہ تعالےٰ نے بہت کچھ مال عطا فرمایا۔ اور پھر اُسے توفیق دی۔ کہ وہ اُسے نیک جگہوں میں خرچ کرے۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت عطا فرمائی۔ اور وہ اس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کرتا۔ اور انہیں علم سکھاتا ہے ٭

صدیق اور کذّاب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! تم ہمیشہ سچ بولا کرو۔ کیونکہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا اور نیکی جنّت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور جب آدمی سچ پر مداومت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور اے لوگو! تم جھوٹ سے ہمیشہ بچو۔ کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا راستہ بتلاتا ہے۔ اور فسق و فجور جہنّم کی طرف انسان کو لے جاتا ہے۔ اور جب انسان جھوٹ پر مداومت اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح کا پیغامبر

بظاہر یہ بات تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے کہ امیر تیمور (جو تاریخ میں سختی کی وجہ سے قہر خداوندی کہلاتا ہے) کی اولاد میں سے کوئی "مردِ خدا" اُٹھ کھڑا ہو اور مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کرے اور کہے کہ اس پر خدا تعالیٰ اپنا کلام و وحی کی بارش کرتا ہے۔

تیمور کا ایک رشتہ دار تھا، اس کا چچا کہیئے، امیر برلاس جو سمرقند سے نکلا اور خراسان میں سے ہوتا ہُوا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عہدِ بابری میں سرزمینِ ہند کی طرف عازم سفر و مہاجرت ہُوا۔

تیموری خاندان کی یہ چھوٹی سی جمعیت اپنے آباؤ اجداد یا سلاطینِ دہلی سے کسی طرح کم طاقتور نہ تھی۔ برلاس کے وارثین میں سے ایک مغل ہادی بیگ نے بھی بابر کی معیت میں قسمت کی ٹھوکریں کھائیں۔ اور بالآخر ملک کے اس حصہ کو جسے آجکل قادیان مغلاں کہا جاتا ہے آباد کیا۔ اس کے بعد تاریخ ہمیں خود بتلاتی ہے۔ سر لیپل گریفن اور کرنل میسے کی مشہور عالم کتاب "رؤسائے پنجاب" میں اس درخشندہ خاندان کے متعلق مصنّف کہتے ہیں کہ "۱۵۳۰ء میں عہد بابری کے آخری سال میں ہادی بیگ (برلاس کا ایک جانشین) جو سمرقند کا ایک مغل تھا سلسلہ احمدیہ کے موجودہ مرکز کی طرف ہجرت کر گیا۔ اب اس جماعت کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے جو حد درجہ منظّم ہے اور گورنمنٹ کی پکّی وفادار ہے۔

ایک بڑا امتحان

ہادی بیگ کے زمانے سے لیکر اب تک قادیانی تیموریوں نے اپنی جنگی قابلیت اور قوّتِ انتظامیہ کا ثبوت شاہانِ مغلیہ کے ماتحت بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو کر بھی دیا ہے اور سکھوں کی حکومت کے مختصر زمانے میں پنجاب کے اندر بھی بعض جرنیل کے عہدے پر متمکن تھے۔ غدر کے زمانے میں یہ خاندان انگلشیہ حکومت کا وفادار رہا اور ضرورت کے وقت اپنا فرض وفاداری ادا کیا۔ مرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے بڑے صاحبزادے نے صاحب خاں ٹوانہ (نواب ملک عمر حیات خاں ٹوانہ کا باپ) اور دیگر رؤساء کی طرح بہت سارے آدمی بھرتی کرائے۔ اور جنرل نکلسن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باغیوں کے خلاف ایک کامیاب لڑائی میں مدد دی۔ مرزا غلام قادر صاحب اسوقت جنرل نکلسن کے ہمراہ تھے جبکہ اس نے نمبر ۴۶ نیٹو انفنٹری کو ترموگھاٹ پر شکستِ فاش دی اور نکلسن اور دیگر افسرانِ فوج نے ان رؤساء کو اس بات کی سندیں دیں کہ انھوں نے انگریزوں کی اڑے وقت امداد کی اور آخر وقت تک گورنمنٹ کے وفادار رہے۔

انگریزی راج کے حق میں ایسی وفاداری اس خاندان کا خاصہ رہا ہے۔ اور پھر سلسلۂ احمدیہ کے امام ہونے کی حیثیت میں پنجابی مسلمانوں کے گورنمنٹ سے وفادار ہونے کے مسلّم ثبوت پیش کیئے ہیں۔ اس کے علاوہ جنگِ عظیم میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور افغانستان کی آخری جنگ میں امامِ جماعت نے اس امر کے فتوے شائع کیئے کہ گو ترک اور افغان مسلمان ہیں لیکن جو جنگ وہ انگریزوں کے خلاف لڑ رہے ہیں وہ جہاد نہیں ہے۔ امام جماعت احمدیہ کا متحدہ (بیان) اسلامزم اور جہاد کے متعلق جو خیالات اور رویہ ہے اس کے متعلق ہم آگے چل کر تحریر کریں گے۔

تحریک جدید

مرزا غلام مرتضیٰ صاحب جیسے بہادر اور وفادار شخص کا فاضل اور قابل فرزند زندگی کے ایک دوسرے شعبے میں شہرتِ دائمی حاصل کرنے والا تھا۔ چنانچہ آپکے بارے میں مذکورہ بالا کتاب میں ہم مندرجہ ذیل سطریں پڑھتے ہیں:۔

"یہاں حضرت مرزا غلام احمد کا ذکر ضروری ہے جو ایک شہرہ آفاق تحریک احمدیت کے بانی تھے۔ آپ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اور آپنے اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اور ۱۸۹۱ء میں آپنے اسلام کے مہدی معہود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ایک عالمِ مذہب اور مذہبی پیشوا (براہین و دلائل کے ماہر) ہونیکی وجہ سے آپنے کافی تعداد میں لوگوں کے دلوں کو مسخر کرلیا۔ ....

.... مرزا صاحب عربی فارسی اور اُردو کی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اور مرحوم نے مسئلہ جہاد کے بارے میں بہت کچھ لکھا جس نے مسلمانوں کے درمیان اپنا کافی اثر پھیلایا۔"

صلح نہ کہ تلوار

یوروپین کئی صدیوں کو سُنتے آئے تھے جو ہمیشہ یوروپین اور عیسائیوں کے خلاف تلوار

224

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُٹھانے والوں کے لیڈر تھے۔ لیکن وہ یہ سُن کر حیران ہوئے کہ یہ نیا مہدی جو باوجودیکہ ایک جنگجو قوم کا فرد تھا بنی نوع انسان کے لئے صلح و آشتی کا پیغام لیکر آیا۔ احمدیت (یعنی احمدِ قادیانی مسیح موعودؑ کی تعلیم) اس قسم کی قابلِ اعتراض اور تباہ کن صورت میں صلح کی تعلیم نہیں دیتی جیسی کہ ہم جنگِ عظیم کے دوران میں یوروپین ممالک سے اکثر روشناس ہوئے۔ بلکہ نہ حضرت احمد علیہ السلام اور نہ آپؑ کے خلفاء نے ایسی کوئی تعلیم دی جو انسانی فرض کے منافی ہو یعنی بادشاہ اور ملک کی خاطر صحیح کاز میں تلوار اُٹھانا۔ چنانچہ دورانِ جنگِ عظیم میں احمدیوں کی ایک کافی تعداد نے اپنے آپ کو ایک نہ ایک صورت میں لڑائی کے لئے پیش کیا۔ مثلاً اب بھی (حضرت) مرزا شریف احمد صاحب جو بانیٔ سلسلہ کے فرزند اور موجودہ امام جماعت کے بھائی ہیں فوج میں ایک معزز عہدہ پر متمکن ہیں۔ اور اس کے علاوہ جماعت کے معزز افراد ہندوستانی فوج اور ریزرو یا ہندوستانی ریاستی فوج کے کمانڈر انچیف نابھہ فورسس، سردار بہادر کپتان غلام محمد خاں صاحب آف دوالمیال ضلع جہلم، خان بہادر لفٹیننٹ محمد ایوب خاں صاحب او۔ بی۔ ای سابق ایڈی کانگ ٹو ہز ایکسیلنسی گورنر یو پی۔ لفٹیننٹ عبدالحمید خاں صاحب، چیف آف زیرہ، لفٹیننٹ تاج محمد خاں صاحب آف نوشہرہ، صوبیدار فتح محمد خاں صاحب وغیرہم۔

احمدیوں کا یہ مسئلہ جہاد قرآنی تعلیم کے عین موافق اور بالکل صاف ہے۔ جو بعد میں مسلمانوں کے گمراہ کن پراپگنڈہ سے بدنما ہو گیا تھا۔ اور یہ تب ہی مانا جا سکتا ہے جبکہ اس کے ساتھ کی شرائط ہجرت وغیرہ بھی ضروری ہو گئی ہوں۔ اور پین اسلامزم (تمام اسلامی سلطنتوں کا متحد ہو جانا) کے بارے میں احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ تمدّنی و مذہبی پین اسلامزم ہو۔ یعنی کہ اسلام کی مذہبی و تمدّنی ترقی تبلیغ کے ذریعہ ہو۔ اس قابلِ قدر اور پاک کام میں احمدی پیش پیش ہیں۔ انہوں نے لنڈن میں تبلیغی مرکز قائم کیا ہُوا ہے۔ اور سوتھ فیلڈز میں ان کی شاندار مسجد ہے جہاں مولوی عبدالرحیم صاحب درد جیسا قابل و فاضل شخص امام ہے۔ اس کے علاوہ برلن اور امریکہ آسٹریلیا اور افریقہ گویا کہ تمام دنیا میں انہوں نے تبلیغی سرگرمیاں پھیلائی ہوئی ہیں (اور اب تحریک جدید کے وقف کنندگان مبلّغین کے ذریعے برازیل، سپین۔ ہنگری، جاوا، سماٹرا، جاپان چین میں تبلیغی کام ہو رہا ہے) مزید براں ہندوستان میں ایک منظّم تبلیغی نظام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔

احمدیوں کے مذہبی کتابوں کے تراجم کئی زبانوں میں ہیں جس سے اسلام یوروپ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر دلعزیز ہو رہا ہے۔ قرآن مجید کی انگریزی تفسیر بھی جس کا کچھ حصہ شائع ہو چکا ہے اور باقی عنقریب آپکے ہاتھوں میں پہنچ جائیگا۔ (مولانا شیر علی صاحب وفقہ اللہ لاشاعۃ القرآن اسی لئے لنڈن تشریف فرما ہیں)

موجودہ امام

احمدیوں کے مذہبی عقیدہ کے متعلق جو کچھ ہمیں اب کہنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی مانتے ہیں اور آپ کے فرزند کو اپنا روحانی خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایک قابل اور متمدن شخصیت ہیں۔ آپنے اپنی سیاسی قابلیت کا ثبوت پریذیڈنٹ کشمیر کمیٹی ہونے کی حیثیت میں دیا۔ آپ کشمیری مسلمانوں کی مصیبت کے وقت واحد نجات دہندہ ثابت ہوئے آپ نے خلاف قانون اور غیر آئینی طریقِ جنگ کا مقابلہ کیا۔ درحقیقت حضرت امام جماعت احمدیہ آئینی جدوجہد کے واحد قوتوں میں سے ایک ہیں۔ اور آپ کے کام میں دوسرے قابل شخص چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب آپکے ممد و معاون ہیں۔ (اب آپ سر ہیں اور ویسرائے کی کونسل کے ممبر تجارت) آپ تین دفعہ مسلمانانِ پنجاب کی طرف سے نمائندہ ہو کر گول میز کانفرنس کے لئے ولایت گئے۔ اور کئی رنگوں میں انہوں نے اسلام و مسلمین کے لئے کارہائے نمایاں کیئے۔ برٹش گورنمنٹ کی وفاداری و قابلیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ قادیان کے احمدیوں کی جماعت ابھی عنفوانِ شباب پر ہی ہے۔ لیکن پھر بھی حد درجہ منظم اور اپنے امام کی طاعت گذار ہے۔ ان میں سے ہر فرد مستعد ہے۔ اس جماعت کا ہر ممبر اپنے امام اور امام کی اطاعت میں جان و دل سے وقف ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ مضبوط اور متحد جماعت ہندوستان کی نئی طرز حکومت کے ارتقاء میں اپنا سیاسی و تمدنی اثر ڈالے بغیر نہیں رہیگی ٭ (ترجمہ جنید ہاشمی بی اے)

225

دو۲ قطرے اور دو۲ نشان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر خدائے برتر کو کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک قطرہ آنسو کا۔ جو خدا کے خوف سے گرا۔ اور دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گرایا گیا۔ اور دو نشانوں میں سے ایک نشان اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلنے یعنی جہاد کا اور دوسرا خدا کے فرائض مثلاً نماز وغیرہ میں جلنے کا نشان ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں کی انگیخت کے بواعث

اور

ان سے بچنے کے طریقے

انسان کو گناہوں پر آمادہ کرنے والی پہلی چیز جو ہے وہ خدا تعالیٰ کا منکر ہونا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کا منکر ہوگا تو اسے کسی قسم کا ڈر نہ رہے گا۔ کیونکہ وہ یقین رکھتا ہوگا کہ ہمارا کوئی خبرگیر ہی نہیں جو ہم سے بدکاریوں کے سرزد ہونے پر باز پُرس کرے۔ اس مرض میں دہریئے اور دیگر لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے انکاری ہیں۔ مبتلا ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاکر اس کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کرلیں تو وہ اس بلا سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

دوسری چیز گناہوں کی محرک شفاعت کی امید ہے۔ مسلمانوں میں سے کئی لوگ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں مگر جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ تم ایسا نہ کرو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے شفیع ہیں۔ اس لئے ہم گناہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہُوا وہ خود بخشوالیں گے ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ان لوگوں کے ہرگز شفیع نہیں ہونگے جو شفاعت کی امید پر گناہ کرتے ہیں۔ کیونکہ شفاعت تو ان لوگوں کے لئے ہے جو کبھی کبھار بھول کر گناہ کر بیٹھتے ہیں۔ اور پھر توبہ بھی سچے دل سے کرتے ہیں نہ کہ شفاعت کی اُمید پر۔ اس عقیدے کی رُو سے تو نعوذ باللہ انبیاء علیہم السّلام کی آمد لوگوں کو گناہوں پر برانگیختہ کرنے اور عادی بنانے کے لئے ہو جاتی ہے۔ یہ بات بالبداہت باطل ہے۔ پھر جان بُوجھ کر بدی کرنا کبھی نیکیوں کے حصول کی توفیق نہیں دیتا۔ عیسائی لوگ بھی مسیح علیہ السّلام کے کفّارہ ہونے کے غلط عقیدے کے باعث گناہوں پر دلیر ہوتے ہیں۔ انہیں بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جیسے زید کو قبض ہو تو بکر کو قبض کشا گولیاں دینے سے وہ ہرگز دُور نہیں ہو سکتی ایسے ہی مسیح علیہ السّلام کا کفّارہ ان کے لئے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ عمداً گناہ کر کے شفاعت اور مسیح کفّارہ کی طرز پر خیالی تمنّاؤں سے باز رہیں۔ اس سے انہیں نیکیوں کے حصول اور بدیوں سے بچاؤ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موقعہ مل سکے گا۔

تیسری چیز جو گناہوں کی انگیخت کا ذریعہ ہے۔ وہ گناہوں میں فرق کرنا ہے۔ کہ یہ گناہ چھوٹا اور یہ بڑا ہے۔ اس بیماری میں مسلمان کثرت سے مبتلا ہیں۔ وہ صغائر کے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے متعلق پرسش نہیں ہوگی یا ہم بعد میں توبہ کر لینگے تو اس لئے وہ صغیرہ گناہ کرنا معمولی بات سمجھ لیتے ہیں۔ پھر اس طرح پر رفتہ رفتہ کبائر کی ان کو عادت پڑ جاتی ہے مثلاً کسی عورت پر پہلی نظر کا پڑنا وہ گناہ صغیرہ سمجھتے ہیں حالانکہ اسی سے زنا تک نوبت پہنچتی ہے۔ اس لئے اسلام نے ابتداسے ہی روکا تا انتہا کا انسان مرتکب نہ ہو پڑے۔ اس وجہ سے ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ صغائر و کبائر میں فرق ترک کر کے ہر گناہ کو سم قاتل اور مرض مہلک خیال کریں اس سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

چوتھی چیز گناہوں کی محرک قیامت اور بعث بعد الموت کا انکار ہے جب کوئی شخص یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں کچھ اس دنیا میں کر لوں اس کی سزا تو مجھے ملنی ہی نہیں تو وہ برے کاموں کے کرنے پر دلیر ہو جاتا ہے اور ذرا نہیں گھبراتا اس انکار کی وجہ سے غیر مسلموں کا ایک کثیر گروہ گناہوں میں مبتلا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ان کو بھلا کس طرح اور کہاں سے اکٹھا کریگا۔ غالباً اس خیال سے ان میں سے بعض لوگ اپنے مردے جلا دیتے ہیں اگر ایسے لوگ قیامت اور بعث بعد الموت پر ایمان لے آئیں اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اپنے کیئے کا خمیازہ ہمیں ضرور بھگتنا پڑیگا تو وہ گناہوں سے رک سکتے ہیں۔

22b

پانچواں سبب گناہوں پر اکسانے کا فقر ہے جیسے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی بہت ممکن ہے کہ فقر انسان کو برے کاموں کے کرنے پر تیار کر دے اور ہم دیکھتے ہیں کہ الضرورات تبیح المحظورات یعنی ضروریات وحاجات کی خاطر انسان ممنوعات کا مرتکب ہو جاتا ہے اور فقر کی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ انسان کام نہ کرے بلکہ راحت پسند ہو اسی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس غریبوں بے کاروں اور ناداروں کو جب کسی جگہ چوری ہو جائے تو پکڑتی ہے کیونکہ وہ اس بات کو خوب سمجھتی ہے کہ جب ان کے پاس کچھ نہیں اور یہ اپنے کمانے کھانے اور دیگر اخراجات کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے تو انہوں نے یقیناً چوری ہی کی ہوگی پھر اکثر دفعہ وہ انہیں مار پیٹ کر پتہ لگا لیتی ہے اور ان کو جرائم پیشہ میں شمار کرتی ہے۔ اسی وجہ سے سانسی اوڈ پنجاب کے بعض جنگلی اور دیگر اقوام گناہ کرتی ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اس بیماری کو ترک کر کے اپنے کام کو باقاعدہ کریں اور عیش پسند نہ بنیں۔ بلکہ اپنے تئیں محنت و مشقت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کرنے کی عادت ڈالیں تو تب وہ اس بلاءِ عظیم سے مخلصی پا سکتے ہیں۔

چھٹا ذریعہ انسان کو گنہگار بنانے کا کثرۃ المال یعنی مال کی زیادتی ہے اس سے انسان دنیا کا دلدادہ بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا کہ تم جائیداد دنیا میں مت بناؤ اگر تم نے ایسا کیا تو دنیا تمہاری محبوب و مرغوب ہو جائیگی اور آخرت کی تمہیں کچھ پرواہ نہ رہیگی۔ اگر انسان کے پاس کثرت سے مال ہو اور وہ خشیۃ اللہ اور تقویٰ سے کام نہ لے تو وہ شراب نوشی زناکاری وغیرہ بُرے کاموں میں مبتلا ہو جائیگا یہی وجہ ہے کہ وہ اقوام جو مالدار ہیں شراب نوشی میں مبتلا ہیں جس کو اس جگہ دو مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے دیوان اخطل سے ملحقہ اخطل کی لائف صفحہ ۳۳۹ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سلطان عبدالمالک بن مروان نے جس کے دربار میں اخطل ملازم تھا اس کو کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو اس نے جواب دیا کہ اگر "شراب پینا میرے لئے حلال کردو اور رمضان کے روزے بھی معاف ہو جائیں تو میں مسلمان ہونے کے لئے تیار ہوں" حالانکہ اس کا نام ذوالصلیب بھی تھا جو ہر وقت اپنے کندھے پر صلیب اُٹھائے پھرتا تاکہ وہ اس کے پکا عیسائی ہونے پر دلالت کرے ایسے ہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی دعوۃ الامیر کے صفحہ ۲۹۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "کثرت شراب کا نقشہ اس سے اچھی طرح ذہن ہو سکتا ہے جو ہماری جماعت کے ایک مبلغ کو جو انگلستان برائے تبلیغ گئے تھے پیش آیا۔ ان کا صاحب مکان ان کی نیک چلنی اور خوش معاملگی کو دیکھ کر اس قدر خوش ہُوا کہ اس نے ایک دن بڑی محبت سے انہیں کہا کہ میں آپ کو ایک نصیحت کرتا ہوں جسے آپ خوب یاد رکھیں اس سے آپ کی صحت بہت اچھی رہے گی۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ اس ملک میں پانی بالکل نہ پیئیں۔ میرے باپ نے ساری عمر میں ایک دفعہ پانی پیا تھا۔ اور وہ اسی دن مرگیا۔ اور میں نے اب تک پانی نہیں پیا۔ جب ہمارے مبلغ نے کہا کہ وہ تو شراب کا ایک قطرہ نہیں پیتے۔ بلکہ پانی ہی پیتے ہیں تو وہ نہایت حیران ہُوا۔ اور اس بات کا ماننا اسے بہت مشکل معلوم ہُوا"۔ کثرت مال انسان کو قمار بازی پر بھی آمادہ کر دیتی ہے۔ اصلاح تبھی ہو سکتی ہے جبکہ وہ ام الخبائث شراب کو ترک کر دیں بعدازاں وہ رفتہ رفتہ دوسری بُرائیاں بھی چھوڑ سکتے ہیں۔

بُرے کاموں میں پھنسانے کا ساتواں سبب جہالت ہے۔ جس کے معانی نہ جاننے اور عدم واقفیت کے ہیں اس سبب سے کئی جاہل وبے وقوت اور ہر قوم کے موٹی عقل کے لوگ جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں اسی بنا پر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے انما یخشی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من عبادہِ العلمٰٓؤا کہ خدا تعالیٰ سے حقیقی طور پر صرف عالم لوگ ہی ڈرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ علم حاصل کریں۔ اس سے ان کو بُری اور اچھی باتوں کا پتہ لگ جائیگا۔ نیز ان کی جہالت دُور ہو کر بوجہ ان کے صاحب علم ہونے کے ان میں حقیقی خشیۃ اللہ بھی پیدا ہو جائیگی۔ جس کے نتیجے میں وہ جرائم سے باز رہ سکیں گے۔

بدکاریوں میں ڈالنے کا **آٹھواں** باعث شہوت ہے جو لوگ بڑی عمر میں شادی کرتے ہیں۔ اور اپنی درمیانی عمر یونہی ضائع کر دیتے ہیں۔ یا جو اس وجہ سے کہ عورتیں ان کے بعض عیوب اور بیماریوں پر مطلع نہ ہو جائیں شادی ہی نہیں کرتے یا بغیر کسی وجہ کے شادی نہیں کرتے۔ اکثر غلبہ شہوت کا شکار ہو کر ناجائز تعلقات قائم کر کے بُرے کاموں کے کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جس سے ان کو ایک تو بُرے کام اور دوسرے ان کو راضی کرنے کیلئے جھوٹے حیلے بہانے کرنے پڑتے ہیں اپنے پاس سے خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اور بُرے تعلقات کی وجہ سے جن کے ساتھ ان کے بُرے تعلقات ہیں اگر وہ اوروں کے ساتھ بھی بُرے کاموں میں شریک رہتے ہوں تو ان کو کئی قسم کی بیماریاں مثلاً آتشک وغیرہ لگ جاتی ہیں۔ اولاد سے محروم ہونے کے علاوہ اپنی ضروریات کے لئے جگہ بجگہ خراب ہونا پڑتا ہے۔ نیز بُرے کام بھی ان پکڑے جائیں تو وہ سزا یابی یا ندامت کا موجب ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے بھی مجرم ٹھیرتے ہیں۔ اس قسم کی سیئات میں اکثر لوگ پڑے ہوئے ہیں ان کو ان سے نکلنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی بلوغت کے وقت ہی شادی کر لیا کریں۔ اور بُرے خیالات اپنے دلوں میں ہرگز نہ لائیں۔ اس سے وہ اپنے نفسوں پر غلبہ پاکر حرامکاری زناکاری کی سی بُرائیوں سے باز رہ سکیں گے یہ جذبہ اگر افراط و تفریط کے رنگ میں استعمال ہو تو گناہ کا موجب ہے۔ مگر اقتصاد کی حالت میں اگر اس کو انسان جائز طور پر کام میں لائے تو کسی قسم کا ڈر نہیں ایسے ہی کسی کا مثلاً علم زیادہ ہو اور وہ شہرت پسند ہو اور لوگ بھی اس کی تعریفیں کریں تو اس میں تکبّر و نخوت کا جذبہ پیدا ہو جائیگا۔ اور یہ بھی بُری چیز ہے۔ پس اپنے جذبات مثلاً محبت ہمدردی شہوت وغیرہما کا صحیح استعمال گناہوں سے بچاتا اور ان میں افراط و تفریط کا رنگ آثام میں بڑھاتا ہے یہ بلا ہر ایک قوم کے لوگوں کے ساتھ ملحق ہے اس سے رہائی پانے کا ذریعہ اپنے نفس پر قابو پاکر جذبات کا ٹھیک استعمال ہے۔

نواں باعث بُرے اعمال میں گرفتار ہونے کا بد صحبت ہے۔ اسی وجہ سے اُردو زبان میں شعر ہے

جو بُروں کے پاس بیٹھے گا بُرا ہو جائیگا ٭ نیک ہونے کیلئے نیکوں کی صحبت چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے گھروں میں پانی کے لئے پکار کرتے اور ہر دم آسمان کی گرم اور خشک فضا کی طرف مایوسی کی نگاہیں اُٹھاتے ہیں تو وہ اپنی محبّت و ربوبیت کے پردہ میں آتا ہے اور مایوسی کے بعد امید کا نامرادی کے بعد مراد کا۔ اور موت کے بعد زندگی کا پیام زمین کے ہر ایک خشک ذرہ تک پُہنچا دیتا ہے۔

یہ وہ انتظام الٰہی ہے جو پروردگار عالم نے انسان کے جسم کی غذا کے لئے کیا ہے۔ تو کیا اُس نے انسان کی رُوح کے لئے کچھ نہ کیا ہوگا۔ وہ خداوند کریم وہ رب الارباب جو زمین کی پکار کو سُن کر اُسے پانی دیتا اور جسم کی بیقراری دیکھ کر اُسے غذا بخشتا ہے کیا سرزمین رُوح کی تشنگی کے لئے کچھ نہیں رکھتا۔ اور دل کی بُھوک کے لئے اُس کے خزانوں میں کوئی نعمت نہیں۔ وہ کہ اُس کی محبّت زمین کی مٹّی کو خشک نہیں دیکھ سکتی اور درختوں کی ٹہنیوں کو سبز پتیوں اور سُرخ و سفید پُھولوں کی زیبائش سے محروم نہیں رکھتی کیا رُوح انسانی کو ہلاکت و بربادی کے لئے چھوڑ دیگی۔ اور عالم انسانیت کا مرجھا جانا اُسے منظور ہوگا۔ وہ رب العالمین جو ہمارے جسم کو غذا دیکر موت سے بچاتا ہے ضرور ہے کہ ہماری روح کو ہدایت دیکر ضلالت سے بچائے۔

چنانچہ فرمایا رَبُّنَا الَّذِیْ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اُس کے بعد اس کی رہنمائی کی تاکہ صحیح اور فطری طریقے پر کاربند رہ کر اپنی خلقت کے مقصد کو حاصل کرے۔

پس اُس نے زمین کی مٹی کے اندر نشو و نما کی طاقت رکھی اور پھر پانی برسا کر اُس کی ہدایت کر دی یعنی اُس کے آگے عمل کی راہ کھول دی اس طرح پر اس کی ربوبیت نے عالم ہستی کے لئے ایک ایک ذرے کے لئے خلقت اور ہدایت دونوں کا سامان کر دیا انسان کو بھی جسم اور رُوح دونوں کے ساتھ پیدا کیا اور اُس کے لئے بھی خلقت اور ہدایت دونوں کا سامان کر رکھا ہے۔

اُس کی ربوبیت نے جس طرح جسم کے لئے زمین کے اندر طرح طرح کے خزانے رکھے ہیں اِسی طرح رُوح کی غذا کے لئے بھی اُس کے آسمانوں کی وسعت معمور ہے۔ جس طرح جسم کی غذا اور زمین کی مادی حیات و نمود کے لئے آسمان پر بدلیاں پھیلتی۔ بجلیاں چمکتی اور موسلا دھار بارش برستی ہے ٹھیک اسی طرح اقلیم روح و قلب کی فضا میں بھی تغیرات ہوتے ہیں۔ یہاں اگر زمین کی مٹّی پانی کے لئے ترستی ہے تو وہاں بھی انسانیت کی محرومی ہدایت کے لئے تڑپنے لگتی ہے۔ یہاں پتے جھڑتے ہیں۔ ٹہنیاں سُوکھنے لگتی ہیں اور پھُولوں کی معطّر و خوبصورت رنگین پتّیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فارسی میں ہے :- ؎

صحبتِ طالح ترا طالح کند ٭ صحبتِ صالح ترا صالح کند

یعنی نیکوں کی صحبت انسان کو نیک اور بدوں کی بد بنا دیتی ہے۔ اس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل و داخل ہیں۔ پس اگر تو انسان کے رشتہ دار بُرے ہیں تو ان سے چاہیئے کہ وہ ایک حد تک پرہیز کرے۔ اور اگر یار دوست ساتھی وغیرہ بد ہیں تو ان کو ترک کرکے اچھے دوست تلاش کرے تاکہ بُری صحبت سے بچ کر نیک باتوں کا عامل بن جائے اسی بات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے لُغت عربی میں محاورہ ہے کہ الریح اذا مرت بالنتن حملت نتناً و اذا مرت بالطیب حملت طیبا کہ جب ہَوا بدبو سے گذرے گی تو بدبو اُٹھائیگی اور اگر خوشبو سے گذرے گی تو خوشبو اپنے ساتھ لے جائیگی بعینہٖ یہی حال انسان کا ہے۔ کہ وہ بُرے کے پاس رہنے سے بُرا اور نیک کے پاس رہنے سے نیک ہوجاتا ہے۔ اس لئے اسے اچھی ہی صحبت میں رہنا چاہیئے تاکہ وہ بُری صحبت سے بچا رہے۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اطلب الجار قبل الدار کہ گھر بنانے سے پہلے ہمسایہ دیکھ لو کیونکہ ہمسائے اور دوست کے اخلاق کا اثر عموماً انسان پر پڑا کرتا ہے۔

دسویں بات جس سے اہلِ دُنیا بُری باتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ ان میں کسی مصلح کا نہ ہونا ہے۔ چنانچہ سرورِ کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور خلافت راشدہ کے بعد زمانہ فیج اعوج میں جب لوگ افعال شنیعہ میں مستغرق ہوگئے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام مامور من اللہ نے پیغام حق سُنا کر ان کو بدیوں سے باہر نکال کر نیک کردیا کیونکہ جب ساری دنیا کے لوگ حد سے بڑھ کر بدیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کا علاج خود مصلح مبعوث کرکے فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں۔ ؎

وقد اقتضت زفرات مرضی مقدمی ٭ فحضرت حمالاً کؤوس شفاء

کہ زمانے کے مریضوں کی آہوں نے میرے آنے کا تقاضا کیا۔ سو میں ان کے پاس شفاء کے گلاس لے کر موجود ہوگیا۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس آنے والے مصلح کو قبول کرتے ہیں مگر جو اسے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ شرارتوں اور شوخیوں میں اور بھی قدم بڑھاتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ ویسے ہی تباہ و برباد کیئے جائینگے۔ جیسا کہ باقی انبیاء و صلحاء اور اولیاء کے مخالفین ہلاک ہوکر اپنے کیئے کی سزا پاگئے۔

اللّٰھمّ وفقنا للخیر أنت الھادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک تہذیب کے چند نمونے

ہندی کے مشہور ماہواری رسالہ گنگا جلد ۲ نمبر ۱ میں ساہتیہ آچاریہ پنڈت مہیندر مشر "مگ" کا ایک مضمون بعنوان "رگوید کی کچھ قابل ذکر باتیں" شائع ہوا ہے۔ جس میں اس ہندو وِدوان نے قدیم آریوں کی تہذیب اور تمدن پر اچھی روشنی ڈالی ہے۔ اور جو کچھ لکھا ہے رِگوید کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر لکھا ہے۔ اور رِگوید کے جن منتروں سے انہوں نے نتائج اخذ کیئے ہیں۔ وہ بھی سناتن دھرمیوں کے مشہور اور ان کا ترجمہ بلند پایۂ مفسر شرمی سائن اچاریہ جی مہاراج ہی کا ہے۔ جس سے سناتن دھرمی انکار نہیں کر سکتے۔ امید ہے۔ کہ قارئین کرام اس محققانہ مضمون کو دلچسپی کے ساتھ پڑھینگے۔ اور اپنی معلومات میں اضافہ کرینگے۔ (احمدی مہاجر)

سناتن دھرمیوں کے مشہور اچاریہ سائن کے رِگوید بھاشی کے ساتھ ساری رِگوید سن تہا کا مطالعہ کرنے پر مجھے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں انہیں لکھتا ہوں۔ مقتبس منتروں پر سائن کا ترجمہ دیکھ کر قارئین کرام اپنی حیرانگی کو دُور کریں۔ مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھتا۔ صرف سائن کی تفسیر کا خلاصہ ہی دیتا ہوں۔

ادنیٰ ذات کے آریوں کی خوراک میں گوشت شامل تھا۔ گھوڑا، بیل، سوئر، سانڈ، مینڈھا، بھینسا اور بکرے وغیرہ کا گوشت ان کی مرغوب خوراک تھی (رِگوید منڈل ۱۰ شوکت ۸۶ منتر ۱۳-۱۴) مزید تفصیلات کے حوالے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

میاں بیوی مل کر ہَوَن کیا کرتے تھے (رِگ وید ۸ ۳۱/۵۹)

وہ سوم رس کے بڑے گرویدہ تھے۔ سوم رس ایک طرح کی شراب یا نشہ آور چیز تھی۔ سوم ایک طرح کی بیل یا پودا تھا جو کافی مقدار میں موج وان پہاڑ پر پایا جاتا تھا۔ (رگوید ۱۰ ۳۱/۴)

ٹیڑھے پتے والے سوم کو حور تمثال نازنین اپنے نازک ہاتھوں سے (ساگ کی طرح دھو نا کر) پتھر پر پیستی تھیں۔ بعدہٗ اونی کپڑے کو گھڑے پر رکھ کر اُسے چھانتی تھیں اس میں دُودھ یا دہی بھی ملاتی تھیں۔ ...... چمڑے کے برتن میں بھر بھر کر آریہ لوگ اُسے پیتے تھے۔ (رِگوید منڈل ۹ سوکت ۶۶ و ۹ ۴۸/۳)

سوم لتا کی حفاظت کے لئے گندھرب لوگ متعین تھے۔ (رِگ وید ۹ ۵۳/۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم کو امرت کہتے تھے۔ اسے پینے سے اپنے آپ کو لافانی سمجھتے تھے (رگوید ۱ ۲۸/۳)

اور آنند سے اپنی داڑھی تک کو سوم رس سے بھگو لیتے تھے۔ (رگوید ۱۰ ۲۳/۱)

جب یہ سوم رس پی کر مست ہو جاتے تھے۔ تو پھر اپنے جسم کو خوب اکڑاتے تھے۔ (رگوید ۱۰ ۲۳/۴)

آریہ چمڑے سے نفرت نہیں کرتے تھے۔ چمڑے کے برتن میں سوم رس تو پیا ہی جاتا تھا بلکہ دہی دودھ بھی چمڑے کے برتن میں رکھا جاتا تھا۔ (رگوید ۶ ۴۸/۱۸)

چمڑے کا استعمال دیگر کاموں میں بھی کرتے تھے۔ جیسے رتھ کو منڈھنے۔ (رگوید ۶ ۴۷/۲۶)

اور گھوڑوں کی لگام وغیرہ بنانے کے کام میں (رگوید ۱۰ ۱۰۲/۳) بھی لاتے تھے۔ پہننے کے لئے وہ اُونی کپڑا (رگوید ۱۰ ۲۶/۶) بناتے تھے۔ عورت سُوت کاتتی تھی (رگوید ۲ ۳/۶)

کپڑے جُلاہوں کے ذریعے بُنے جاتے تھے (رگوید ۱۸ ۱۰۶/۱)

کپڑے دان میں دیئے جاتے تھے۔ (رگوید ۱۰ ۱۰۷/۲)

آریہ لوگ ہاتھوں میں کڑا پہنتے تھے (رگ وید ۵ ۵۸/۲)

سونے کی مالا بھی پہنتے تھے۔ (رگ وید ۵ ۵۳/۴)

سُنار کا نام نِش کنکرن دان تھا (رگ وید ۸ ۴۷/۱۵)

پہلے روپے کی جگہ نشک ہی رائج تھا۔ نشک ایک قسم کا زیور ہے۔ آریہ مٹی کے گھر میں رہنا پسند نہ کرتے تھے۔ وُرن کا محل سو دروازوں والا تھا۔ (رگوید ۷ ۸۵/۵)

ایسے مشین گھر بنائے جاتے تھے جس میں دشمن پھنسائے اور قید کر دیئے جاتے تھے۔ (رگوید ۱ ۱۱۶/۸)

لوہے اور سونے کا گھر ہوتا تھا۔ه (رگوید ۷ ۳/۷ و ۷ ۱۵/۱۴)

دروازے پر دربان رکھنے کا بھی دستور تھا۔ (رگ وید ۲ ۱۵/۹)

پائیدار دو منزلہ مکان ہوتا تھا (رگ وید ۵ ۶۲/۶)

آجکل کی طرح ہی پنجرے میں چیتے اور شیر کو بند کر کے رکھا جاتا تھا (رگوید ۱۵ ۲۸/۱۵)

لڑکیوں کے بیاہ میں سوئمبر رچایا جاتا تھا۔ کسی چیز کی بازی رکھے جانے پر جو فتح مند ہوتا تھا اُسے ہی لڑکی ملتی تھی۔ گھوڑ دوڑ کی بازی جیت کر اشونی کماروں نے ایک بار سوریا

ه لوہے کے گھروں میں سورج کی تپش سے جھلس نہ جاتے تھے ؟ مترجم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو حاصل کیا تھا۔ (رِگ وید ۱۱۷/۱۴ ۱)

وِمدنے بھی سوئیمبر میں عورت حاصل کی تھی (رِگ وید ۱۱۶/۱ ۱)

دان کرتے وقت لڑکی زیوروں سے سجائی جاتی تھی۔ دولہا دُلہن کے لئے دُعائیں کی جاتی تھیں۔ دولہا کے گھر جاتے وقت لڑکی پر کوئی آفت نہ آئے اس کے لئے لوگ چوکنے رہتے تھے۔ دولہا کے گھر اچھی گھر والی بنکر رہنے کے لئے اُسے اُپدیش دیئے جاتے تھے۔ سَو برس جینے کی دُعا دی جاتی تھی۔ (رِگ وید ۹۵/۲۲-۴۷-۱۵ و ۴۶/۳ ۹)

ہاں بیاہ میں جو کپڑے دُلہن بدلتی تھی انہیں برہمن پروہت لیتے تھے۔ (رِگوید ۸۵/۳۴ ۱۵)

بہتیرے اپنے داماد سے یہ بھی وعدہ لے لیتے تھے کہ لڑکی کا پہلا بیٹا ہمیں دینا ہوگا۔ (رِگوید ۳۱/۱ ۱)

مَردوں میں تعدد ازدواج کا رواج تھا۔ جس سے چڑ کر عورتیں اپنی سَوتوں کی بربادی کی تجویزیں سوچا کرتی تھیں اور خاوند کو اپنے قابو میں لانے کے لئے بہت سے ٹوٹکے کیا کرتی تھیں۔ اور سَوتوں کے لئے گالی گلوچ سے کام لیتی تھیں۔ اور غصّہ میں آکر کہا کرتی تھیں کہ "میں سَوت کا نام تک زبان پر لانا نہیں چاہتی۔ میرا بس چلے تو مَیں اسے کوسوں دُور ہٹا دوں"۔ خاوند کے دل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے وہ دیوتاؤں سے پرارتھنائیں کرتی تھیں (رِگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۴۵ و منڈل ۱۰ سوکت ۱۵۹/۱۰ دیکھئے)

229

عورتیں پڑھی لکھی ہوتی تھیں۔ (رِگ وید ۱۲۶/۷ ۱) (وید) منتر کی رِشی یا منتر بنانے والی رومشا یا لومشا (رِگوید منڈل ۱ سوکت ۱۲۶ کی رِشی گھوشا۔ منڈل ۵ سوکت ۲۸ کی رِشی وِش واورا۔ منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ کی رِشی اِندروانی منڈل ۱۰ سوکت ۱۵۹ کی رِشی پلومی منتنیا تھی۔ اور منڈل ۸ سوکت ۹۱ کی رِشی اتری کی بیٹی اپالا تھی۔ عورتیں کبھی کبھی رتھ بھی ہانکتی تھیں۔ جنگ بھی کرتی تھیں۔ مُدگل کی بیوی اِندر سینا نے بڑی خوبی سے میدانِ جنگ میں رتھ ہانکا تھا۔ اور اِندر کے دُشمنوں کو بڑی بہادری سے تباہ کیا تھا۔ ہتھیار چلانے میں وہ بڑی ماہر تھی۔ اپنی دلاوری کی بدولت اس نے دُشمنوں کے چھکّے چُھڑا دیئے تھے۔ اور چھینی ہوئی گائیں اُن سے واپس لی تھیں۔ (رِگوید ۱۰۲/۲ تا ۱۱ ۱۰)۔ سفارت کا کام بھی عورتوں کے ذریعہ سرانجام پاتا تھا۔ اِندر کی طرف سے پنی اسُر کے پاس سفیر بن کر سرما گئی تھی۔ سرما اور پنی کا مکالمہ پڑھ کر اُس زمانہ کی عورتوں کی دماغی قابلیت پر کسی کو تعجّب نہ ہوگا۔ (رِگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸)

عورتیں۔ بھلی بُری سبھی طرح کی ہوتی تھیں۔ بہت سی لڑکیاں تو زندگی بھر نیکنامی کے ساتھ کنواری ہی رہتی تھیں۔ (رِگوید ۱۱۷/۷ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور کرشن اَوتار

इदं जनासो विदथ महद् ब्रह्म वदिष्यति । न तत् पृथिव्यां नो दिवि येन प्राणन्ति वीरुधः ॥ अ० १।३२।१

مذکورہ بالا منتر اتھروید کانڈ ۱ سُوکت ۳۲ منتر ۱ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:-

"اے لوگو! اس بات کو جان لو کہ وہ پربرھم کے متعلق کتھن کریگا۔ جس سے اوشدھیاں جیوت رہتی ہیں۔ وہ نہ تو زمین میں ہے۔ اور نہ آسمان میں ہے"

اس منتر میں ویدک پرمیشور نے ایک شخص کے ظاہر ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ اور اس کا نام یہ بتایا ہے۔ کہ وہ صرف خداوند تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے آئیگا۔ دُور دُور سے لوگ جو اس کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرلینگے وہ نہ صرف خود زندگی حاصل کرلینگے بلکہ دوسروں کو بھی زندگی دینے کا موجب بن جائینگے اور اوشدھی کی طرح دوسرے بیماروں کے روگوں کو نشٹ کردیں گے۔

اگر اس منتر کے ساتھ اتھروید کانڈ ۱۱ سُوکت ۵ منتر ۶ کو ملا کر پڑھیں تو حقیقت کا معلوم کرنا بڑا آسان ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ कार्ष्णं वसानो (کرشن کا روپ) دھارن کرکے ظاہر ہوگا۔ اس کا یہ صاف مطلب ہے۔ کہ وہ شخص کرشنؑ ثانی ہونے کا دعویٰ کریگا۔

جس شخص کے آنے کی خوشخبری اتھروید کانڈ ۱ سُوکت ۳۲ منتر ۱ میں دی گئی تھی۔ وہ یوگیراج شری غلام احمد قادیانی کرشن ثانی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہیں۔ کیونکہ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کرشن ثانی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر کسی ویدک دھرمی کو اس صداقت کا انکار ہے۔ تو وہ کسی اور شخص کو پیش کرے جس نے کرشن ثانی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ سچے اور جھوٹے کی پہچان کے لئے مَیں ایک ویدک منتر ظاہر کردیتا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ اگر صداقت پسند ویدک دھرمیوں نے اس پر غور کیا تو صداقت کا پانا ان کے لئے بالکل آسان ہوجاویگا۔ وہ منتر یہ ہے:-

न वा उ सोमो वृजिनं हिनोति न क्षत्रियं मिथुया धारयन्तम् । हन्ति रक्षो हन्त्यासद् वदन्तमुभाविन्द्रस्य प्रसितौ शयाते । अथ० ८।४।१३ ॥

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شیعہ کے اعتراضوں کے جوابات

مرزا احمد علی صاحب اثنا عشری دلیل العرفان صلہ میں احمدیوں کی نسبت لکھتے ہیں کہ:-

"ان کا لٹریچر دریدہ دہنیوں اور گالیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ نہ صرف دیگر مذاہب اور ان کے علماء کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ انبیاء پر بھی ناپاک الفاظ سے حملہ کیا جاتا ہے بطور نمونہ غایت المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ دیکھیں"

جواب۔ سبحانك هٰذا افك مبین۔ شیعہ لٹریچر اور سُنّی لٹریچر دونوں پر تنقیدی نظر ڈال کر گذشتہ زمانہ کے ایک آزاد خیال غیر مُسلم محقق نے شیعہ مذہب کی نسبت جو رائے قائم کی تھی وہ اس مشہور شعر سے ظاہر ہے ؎

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد ÷ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

حال کے زمانہ کے محقق کی رائے دیکھنا ہو تو مسٹر بلنٹ کی کتاب فیوچر آف اسلام دیکھو۔ خاص سلسلہ احمدیہ کے متعلق عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام کی ابتدائی کتابیں جس کا دل چاہے دیکھ لے آپ نے اپنے مخالفین کو درشت الفاظ کے ساتھ مخاطب کرنے میں کبھی ابتدا نہیں کی۔ بلکہ حضرت صاحبؑ کے دعوے مسیح موعود کا اعلان ہونے پر منکرین نے تکفیر و تضلیل کا جو طوفان بے تمیزی برپا کیا اُس کے ساتھ ہی اُن اوباشوں نے مرض ابلاؤس میں مبتلا ہو کر اپنے دریدہ دہاں اور قلم کی زبان سے اسقدر جھوٹ کی نجاست اور افترا کی غلاظت اُگلنی شروع کی کہ سارے کرہ ارض کو متعفن بنا دیا اور ہنوز یہ بیماری عالم میں قائم و ساری ہے۔ پس واقعات پیش آمدہ کے لحاظ سے ایسے روحانی مریضوں کا علاج ضروری تھا کیونکہ ؎

230

درشتی و نرمی بہم در بہ است ÷ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

اسی بنا پر اسلام میں تلوار چلانے والوں کو تلوار سے قتل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ہاں اس میں اعتدا ممنوع ہے۔ سو دنیا میں کوئی نہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام یا آپ کے برگزیدہ اصحاب کو اس کا مُلزم ٹھہرانے میں کامیاب ہو سکے۔

ملاحظہ ہو۔ (۱) قال سئلت الرضا علیہ السّلام فقلت انی لا القاك فی كل وقت فممن اٰخذ معالم دینی قال خذ عن یونس بن عبد الرحمٰن۔ صفحہ ۳۰۱ رجال) ترجمہ راوی جو حضرت امام رضا علیہ السّلام کا مرید اور اُن کا وکیل تھا ان سے یہ سوال کرتا ہے کہ مَیں ہر وقت آپ سے مل نہیں سکتا ہوں پس مَیں اپنے دینوی علوم کس سے دریافت کروں فرمایا امام نے کہ یونس بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن سے دریافت کیا کرو۔ (۲) محمد بن یونس ان الرضا علیہ السلام ضمن لیونس الجنتہ ثلٰث مرات۔ صـ۳۰۱ رجال) محمد بن یونس سے روایت ہے کہ تحقیق امام رضا علیہ السلام یونس بن عبدالرحمٰن کے لئے ضامن ہوئے تھے اور تین مرتبہ انہوں نے ایسا فرمایا تھا کہ میں یونس کے لئے جنّت کا ضامن ہوں۔ (۳) پھر رجال کشی کے صـ۳۰۸ میں اسی یونس کی نسبت حضرت امام ہمام رضا علیہ السلام نے جو کچھ زبان وحی ترجمان سے فرمایا اُسے بھی سُن لیجئے۔ قال حدثنی محمد بن احمد عن بعض اصحابنا عن عبد اللہ بن محمد الحجال قال کنت عند الرضاء و معہ کتاب یقرئہ فی بابہ حتی ضرب بہ الارض فقال کتاب ولد الزنا للزانیہ فکان کتاب یونس (ترجمہ خود کر لیجئے)

پھر کافی کتاب الحجۃ جزء سوم میں سدیر صیرفی امام جعفر صادق سے منکرین غیبت امام کے لئے یہ الفاظ روایت کرتا ہے ”وما تنکر من ذٰلک ھذہ الامۃ اشباہ الخنازیر“۔ شرح صافی میں اس کا ترجمہ صـ۴۲ میں یہ لکھا ہے چہ چیز را منکر میشوند از غیبت صاحب الامر ابن طائفہ مخالفان کہ مانند ان خوکانند در نجاست یا در مردار خواری یا در عدم التفات براست و چپ در راہ باطل کردارند۔ آگے چلکر اصل روایت کے الفاظ یہ اور لکھتا ہے۔ فما ینکر ھذہ الامۃ الملعونۃ۔ یعنی کس چیز کا انکار کرتی ہے یہ اُمّت ملعونہ۔

دیگر مذاہب کے علماء کی وکالت جو آپ نے قبول فرمائی ہے وہ محض فضول ہے۔ انہوں نے آپ کو اپنا وکیل مقرر نہیں کیا۔ جب وہ احمدیوں کے مُنہ آئینگے اپنی مُنہ کی کھائینگے۔ البتہ یہ الزام کہ انبیاء پر بھی ناپاک الفاظ سے حملہ کیا جاتا ہے جواب طلب ہے۔ مگر آپ نے اُن الفاظ کو نقل نہیں کیا۔ غایۃ المقصود جلد ۴ صـ۱۸۰ کا حوالہ دیا ہے اس لئے ہم نے غایۃ المقصود جلد ۴ صـ۱۸۰ کو دیکھا اُس میں (۱) ازالہ اوہام صـ۱ کا حوالہ دیکر اس جملہ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیحؑ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مریگا“ ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس عبارت میں کیا دریدہ دہنی یا دشنام دہی ہے۔ تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ دین اسلام جمیع ادیان کا ناسخ ہے اور آیہ کریمہ فمن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ اسپر نص ہے۔ پس شریعت محمدیہ کے نزول کے بعد صرف حضرت مسیح یا اُن کے اتباع کی پیروی و اتباع سے کوئی شخص نجات کی زندگی کیونکر حاصل کر سکتا ہے اب تو نجات کا جام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جانشین علیہ السلام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور یہی حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس پر اعتراض کرنیوالا محمدی نہیں عیسائی ہے۔

پھر حائری نے اپنی کتاب میں ازالہ اوہام جلد اوّل کے صث کا حوالہ دیکر دو فقروں کا ترجمہ لکھا ہے۔ باقی فقرات جو اعتراض کے جواب میں تھے اُس نے خلق اللہ کو گمراہ کرنیکے لئے قصداً چھوڑ دیئے ہیں اس لئے ہم پوری عبارت یہاں نقل کیئے دیتے ہیں تاکہ معزز ناظرین کو حائری کی دیانت کا حال معلوم ہو جائے اور وہ یہ ہے۔ "جس قدر حضرت مسیحؑ کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اسقدر صحیح نکل نہیں سکیں انہوں نے یہودا اسکریوطی کو بہشت کے بارہ تختوں میں سے ایک تخت دیا تھا جس سے وہ آخر محروم رہ گیا اور پطرس کو نہ صرف تخت بلکہ آسمان کی کنجیاں بھی دیدی تھیں اور بہشت کے دروازے کسی پر بند ہونے یا کھلنے اسی کے اختیار میں رکھے تھے مگر پطرس جس آخری کلمہ کے ساتھ حضرت مسیحؑ سے الوداع ہُوا وہ یہ تھا کہ اس نے مسیحؑ کے روبرو مسیحؑ پر لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ مَیں اس شخص کو نہیں جانتا۔ ایسی ہی اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں **مگر یہ بات الزام کے لائق نہیں کیونکہ امور اخبار کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے** حضرت موسیٰؑ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰؑ نے اپنے دل میں امید باندھ لی تھی غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی پیشگوئیاں اوروں سے زیادہ غلط نکلیں۔ **مگر یہ غلطی نفس الہام میں نہیں بلکہ سمجھ اور اجتہاد کی غلطی ہے** ۔چونکہ انسان تھے اور انسان کی رائے خطا اور صواب دونوں کی طرف جا سکتی ہے اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آگئیں۔"

اس عبارت کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ انجیلوں کے بیان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السّلام کی پیشگوئیوں پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں اُن کا جواب دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں کہ "یہ بات الزام کے لائق نہیں کیونکہ امور اخباریہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاءؑ سے بھی ہو جاتی ہے..... مگر یہ غلطی نفس الہام میں نہیں" باایںہمہ حائری اعتراض کے لئے صرف بعض فقرات نقل کرتا ہے۔ اور اُن فقرات کو چھوڑ دیتا ہے جن سے وہ اعتراض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور نہ خدا سے ڈرتا ہے اور نہ مخلوق سے شرماتا ہے۔ اور یہ بات کہ اجتہادی غلطی انبیاءؑ سے بھی ہو جاتی ہے محققین اہلسنّت تو مانتے ہی ہیں۔ دیکھو تفسیر فتح العزیز مترجم ص میں لکھا ہے:۔ "وہ کبھی کبھی پیغمبر بھی اجتہاد کرتے ہیں اور اپنی عقل کے زور سے شرع کے قواعد کے موافق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حکم نکالتے ہیں اور وہ حکم کبھی خطا بھی جاتا ہے لیکن حضور خداوندی سے پیغمبروں کو اس خطا پر جلد آگاہ کردیتے ہیں۔"

اب شیعوں کا حال سُنئے صافی شرح کافی کتاب الحجۃ جز سوم حصہ ۲ صفحہ میں لکھا ہے۔ "موسیٰ کلیم اللہ عالم الغیب نبودہ وعدہ از روئے ظن کردہ وظن او غلط شد" یعنی موسیٰ کلیم اللہ عالم الغیب نہ تھے گمان غالب کے اعتبار پر وعدہ کیا تھا وہ گمان ان کا غلط ہوگیا (یعنی کوہ طور سے واپس آنے کا وعدہ جو تیس دن کا کیا تھا) اور کافی کتاب التوحید جز دوم باب البداء صفحہ ۲۲۷ میں لکھا ہے:۔ "بدا مستلزم گمان امام است اگر گمان کردہ باشد خلاف مقتضائے آنرا" یعنی بداء کا حاصل یہ ہے کہ امام نے جو خلاف واقع کے گمان کرلیا ہے وہ رفع ہو جاوے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۳۱ میں لکھا ہے "گاہ باشد ملائکہ ورسل واوصیاء ظن وقوع چیزے موخر اکنند واو تقدیم کنند وگاہ باشد کہ ظن وقوع چیزے مقدما کنند واو تاخیر کند"۔ یعنی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملائکہ اور رسول اور ائمہ کسی چیز کی نسبت یہ گمان کرلیتے ہیں اور اللہ اُس میں دیر کرتا ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۹/۲۳۰ میں یہ بھی لکھا ہے کہ "مراد اینست کہ امام زمان دو قسم جہل میدارد بعض احکام حوادث آئندہ ودر استنباط انہا از قرآن الخ یعنی امام زمان دو قسم کی جہل رکھتا ہے۔ (۱) بعض احکام حوادث آئندہ کے متعلق (۲) قرآن سے ان احکام کے استنباط کے متعلق۔ اب حائری سے کوئی پوچھے کہ شیش محل میں رہ کر دوسروں پر پتھر پھینکنا تجھے کس نے سکھایا ہے؟

پھر معترض مذکور صفحہ ۴۷ ازالہ اوہام کے حوالہ سے الفاظ خط کشیدہ منجملہ فقرہ ذیل کا ترجمہ لکھتا ہے "سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نوری جسم کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنی کے آسمانوں کی سیر کرسکتا ہے" فقرہ زیر خط کا ترجمہ فارسی لکھ کر حائری حاشیہ پر لکھتا ہے کہ "نعوذ باللہ جسم شریف ولطیف وطاہر وطیّب نوری را بکلمہ ہتک کثیف گفتن باجماع ملل اسلامیہ کفر است" یعنی جسم شریف کو کثیف کہنا کفر ہے پس عبارت حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حائری یا تو کثیف کے معنے نہیں جانتا یا تجاہل عارفانہ کو دلیل العرفان قرار دینا اُس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مختار الصحاح مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۸ میں (کثف) الکثافۃ الغلظ وبابہ ظرف فھو کثیف وتکاثف ایضاً"۔ یعنی کثف اور کثافہ کے معنے گاڑھا ہونا۔ صراح صفحہ ۲۸۹ میں ہے کثف کثافہ سطبری۔ یعنی موٹا دلدار ہونا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفرح القلوب صفحہ مصنفہ حکیم محمد ارزانی صاحب میں لکھا ہے۔ " پوشیدہ نیست کہ از برائے انعکاس حرارت شمس وغیرہ جسم کثیف شرط است زیرا کہ انعکاس بدوں تمانع نفوذ نور صورت نہ بندد پس ازیں ارکان قابل انعکاس نیست مگر ارض و ماء لانہما کثیفان واز انکہ ارض کثیف تر است جہت انعکاس قابل تر است " یعنی حرارت شمس کے انعکاس کے لئے جسم کثیف یعنی دلدار ہونا شرط ہے کیونکہ جسم اگر دلدار نہ ہوگا تو نور کے نفوذ کو روک نہ سکیگا اور جب تک نفوذ نور میں تمانع یعنی روک کی صورت پیدا نہ ہوگی انعکاس نہیں ہو سکتا اور ارکان میں سے قابل انعکاس خاک اور پانی ہیں کیونکہ یہ دونوں کثیف ہیں اور چونکہ خاک بہ نسبت پانی وغیرہ کے زیادہ کثیف یعنی دلدار ہے اسی لئے وہ انعکاس کی زیادہ قابلیت رکھتی ہے۔ اب اگر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مطابق آیت انا بشر مثلکم کے بشر خاکی مراد ہیں اور بیشک ہیں تو اصطلاح حکماء کے مطابق آپ کا جسم خاکی بھی ضرور کثیف ہے۔ اس پر اعتراض کرنیوالا جاہل ہے یا متجاہل۔ اصل بات یہ ہے کہ ملک ہندوستان میں عوام کالانعام لفظ کثیف کے معنے میلا کچیلا مکروہ گھنونا وغیرہ لیا کرتے ہیں اس لئے شیعی نے اس لفظ کو عوام فریب بنانے کا افسوں ٹھیرایا ہے۔

پھر حائری غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۸ میں ازالہ اوہام صفحہ ۱۴ کا حوالہ دیکر اس فقرہ کا ترجمہ فارسی میں لکھتا ہے۔ " بلکہ اکثر پیشگوئیوں میں ایسے ایسے اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں کہ قبل از ظہور پیشگوئی خود انبیاء کو ہی جن پر وہ وحی نازل ہو سمجھ میں نہیں آسکتی " اب ناظرین از راہ انصاف فرمائیں کہ آیا اس میں انبیاء پر کوئی حملہ کیا گیا ہے یا ایک مسلمہ صداقت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لفظ اھل مندرجہ پیشگوئی کا مطلب سمجھنے میں غلطی کھائی جسکا 932 ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ کافی و صافی کی عبارتیں ہم پہلے نقل کر چکے ہیں اُن پر پھر غور کر لیں فی الواقع انبیاء علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جسقدر علم اُن کو عطا ہوتا ہے اُسی قدر جانتے ہیں۔ جب وحی مفصل ہوتی ہے تو اُس کا مطلب صفائی سے معلوم کر لیتے ہیں مگر جب مجمل ہوتی ہے تو قبل از ظہور پیشگوئی سمجھ سے کام لیتے ہیں اس سمجھ سے کام لینے میں کبھی بمقتضائے بشریت غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ مگر یہ غلطی منافی رسالت و امامت نہیں۔ اور اگر ہے تو ذیل کی پیشگوئیوں کا کیا جواب ہے۔ علامہ طوسی نے کتاب الغیبۃ میں لکھا ہے۔ عن ابی حمزۃ الثمالی قال قلت لابی جعفر علیہ السلام ان علیا کان یقول الی السبعین بلاء وکان یقول بعد البلاء رخاء وقد مضت السبعون ولم نر رخاء۔ ابی حمزہ ثمالی سے روایت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بکھر جاتی ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ آسمان کو رحم کرنا چاہیئے۔ وہاں بھی جب سچّائی کا درخت مُرجھا جاتا ہے۔ نیکی کی کھیتیاں سُوکھ جاتی ہیں عدل و انصاف کا خوشنما باغ ویران ہو جاتا ہے اور خدا کے کلمۂ حق و صدق کا پُرثمر درخت دنیا کے ہر حصّے اور ہر گوشے میں بے برگ و بار نظر آنے لگتا ہے تو اُس وقت رُوحِ انسانیت چیختی ہے کہ خدا کو رحم کرنا چاہیئے۔ یہاں زمین پر موت طاری ہوتی ہے تو خدا کی بارش اُسے زندگی بخشتی ہے وہاں جب انسانیت ہلاک ہونے لگتی ہے تو خدا کی ہدایت اُسے پھر اُٹھا کر بٹھا دیتی ہے ۔

دنیا تاریک و تار تھی۔ آسمانِ روحانی کا سورج گناہوں کے ظلمات میں پوشیدہ ہو گیا تھا لوگ حیران تھے کہ کدھر جائیں تو عالم انسانیت کی فضائے روحانی میں اُنیسویں صدی عیسوی کے اخیر پر انقلاب عظیم پیدا ہُوا۔ وہ رحمت الٰہی کی بدلیوں کی ایک عالمگیر نمود تھی کہ جس کے فیضانِ عام نے تمام کائناتِ ہستی کو سرسبزی و شادابی کا مدبھرا جام پیش کیا۔ اور زمین کی خشک سالیوں اور محرومیوں کی بدحالی کے استیصال کا پیامِ جانفزا سُنایا۔ وہ خداوند قدوس جس نے سینا کی چوٹیوں پر کہا تھا کہ مَیں اپنی قدرت کی بدلیوں کے اندر آتشی رتھوں کے ساتھ آؤنگا اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ میرے جاہ و جلال کی نمود ہو گی آج بھی الہام و وحی کی بدلیوں میں ظاہر ہُوا اور قادیان کے چمکتے ہوئے ذروں پر اُس کے ابر کرم کی بوندیں پڑنے لگیں۔

اُس بزرگ و برتر خدا نے وحی و الہام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اِس کفرستان کو راہ راست پر لانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اپنے پیارے سے یوں ہمکلام ہُوا:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچّائی ظاہر کر دے گا"

"مَیں تجھے برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"

مگر وائے افسوس کہ مَا یَأتِیْھِمْ مِنْ رَسُولٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْن کی سُنّت کے مطابق وہی لوگ جو کسی برگزیدہ کے آنے کے منتظر تھے منکر ہو گئے اور نہ صرف منکر ہوئے بلکہ آپؑ کے اشد معاندین میں سے بن گئے۔ اور آپؑ کو اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ آپ پر قتل کے جھوٹے مقدمات بنائے۔ آپؑ کے قتل کے منصوبے سوچے اور آپؑ کو جانی و مالی دکھ پہنچانا ارکانِ اسلام میں سے خیال کیا۔ مگر جسے خدا کی خوشنودی ملحوظ خاطر تھی اُس کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کہتا ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ سنہ ستر تک بلا ہے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ بلا کے بعد آسانی ہے اور سنہ ستر گذر گئے اور ہم نے آسانی نہ دیکھی۔ پھر اصول کافی ص۲۳۳ باب کراہتہ التوقیت میں ہے۔ قال لی ابو الحسن علیہ السلام الشیعہ تربی بالاماتی منذ مائتی سنۃ۔ یعنی علی بن یقطین کہتا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ شیعے شادکام ہونگے اپنی آرزوؤں میں سنہ دو سو۔ پھر اصول کافی ص۲۳۳ میں فضل ابن یسار امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام موصوف سے پوچھا کہ کیا اس امر کیلئے کوئی وقت مقرر ہے تو امام موصوف نے فرمایا کذب الوقاتون کذب الوقاتون کذب الوقاتون یعنی جھوٹ بولا تھا وقت مقرر کرنے والوں نے جھوٹ بولا تھا وقت مقرر کرنیوالوں نے جھوٹ بولا تھا وقت مقرر کرنیوالوں نے۔ پھر شیعوں کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ستر میں جب ظہور مہدی نہ ہوا تو امام وقت نے یہ فرمایا کہ امام حسینؑ کے قتل سے اللہ ناراض ہوگیا اس لئے اُس نے اپنی رائے بدل دی اور ظہور مہدی کے لئے سنہ ایکسو چالیس مقرر کردیئے۔ یہ زمانہ حضرت امام جعفر صادق کا تھا۔ جب اُس زمانہ میں بھی مہدی کا ظہور نہ ہوا تو امام جعفر صادق نے فرمایا کان ھٰذا الامر فیّ فاخرہ اللّٰہ بعد فی ذریتی ما یشاء۔ یہ امر (یعنی مہدی ہونا) میری ذات میں تھا مگر اللہ نے اُس کو ٹالدیا اب اللہ میری اولاد میں جو چاہیگا کریگا۔

حائری آگے چلکر لکھتا ہے۔ "ایضاً در کتاب مذکور ص۸۵ مینویسد ؎

اینک منم کہ حسب اشارات آمدم ✤ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم"

اس حوالہ میں معترض نے دو جھوٹ بولے ہیں ایک تو صفحہ کا حوالہ ۸۵ لکھدیا ہے اور یہ بالکل خلاف واقع ہے دوسرے لفظ "بشارات" میں تحریف کرکے "اشارات" بنادیا ہے۔

اصل شعر مندرجہ ۱۵۸ سابق / ۶۷ ایڈیشن سوم حسب ذیل ہے:۔ ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✤ عیسیٰؑ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

اور اس کے بعد متصل جو شعر ہے اُس میں اسکی وجہ بھی ظاہر کردی ہے۔ اور وہ یہ ہے ؎

آنرا کہ حق بجنت خلدش مقام داد ✤ چوں برخلاف وعدہ بروں آرد از ارم

پھر معترض کو نصیحت فرماتے ہیں ؎

اے معترض بخوف الٰہی صبور باش ✤ تا خود خدا عیاں کند آں نور اخترم

آخر نخواندۂ کہ گماں نکو کنید ✤ چوں میروی بروں زحدودش برادرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برمن چرا کشی تو چنیں خنجرِ زباں ✣ از خود نیم زفتادرِ ذوالمجد اکبرم

ماموررم و مراچہ دریں کارِ اختیار ✣ رو ایں سخن بگو زخدا وندِآمرم

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ✣ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

پس اگر منجانب اللہ مامور ہو کر اپنے دعوے کو بحکم الٰہی علی الاعلان ظاہر کرنا حیرت مجسم حائری کی اصطلاح میں دریدہ دہنی و دشنام دہی ہے تو اہل حق کی اصطلاح میں یہ سُنّۃ اللہ اور سُنّت الانبیاءؑ ہے۔ پس جو سب انبیاء علیہم السّلام کا مآل ہے وہی حضرت اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا حال ہے۔ بعض لوگ جو بظاہر مسلمان اور درحقیقت عیسائی ہیں وہ حضرت اقدسؑ کے دعوے انا عیسیٰ بن مریم سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور اسے اُلوہیّت کی توہین اور رسالت کی تذلیل اور کفر و الحاد وغیرہ بتاتے ہیں۔ مگر تعجب کہ پھر بھی بیچارے اپنی دنیوی اغراض کی تکمیل کیلیئے مجلسوں میں منبروں پر بیٹھ کر بڑے رقت آمیز لہجہ میں یہ روایتیں سُناتے ہیں۔ کہ ناسخ التواریخ کے پکّے شیعہ اور معتمد مؤرخ صاحب فرماتے ہیں کہ ” علمائے امامیہ ائمہ اثنا عشر را از پیغمبران اولی العزم فاضل تردانند“ (ناسخ جلد ۶ کتاب دوم صفحہ ۸۴) اور ملا باقر مجلسی صاحب امام غائبؑ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہوئے حق الیقین میں زیب رقم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت محمدؐ ہی مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔ اور رسالہ رجعت میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جو بیعت کریگا وہ جبرائیل ہونگے۔

پھر حائری کتاب غایۃ المقصود کے اخیر پر ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲ کے بعض فقرات کا تحریف کے ساتھ ترجمہ لکھتا ہے۔ ہم حضرت اقدسؑ کی اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں تاکہ حائری کی چالاکی اور فریب دہی کا حال ناظرین پر ظاہر ہو جائے۔ اور وہ عبارت یہ ہے ” سو واضح ہو کہ انبیاءؑ کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سیّد و مولےٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راستباز و کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنیکے لیئے اُس کو دکھایا تھا۔ (۲) دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتی ہے جیسے حضرت سلیمانؑ کا وہ معجزہ جو صرح مُمرّد من قواریر ہے جس کو دیکھ کر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔ اب جاننا چاہیئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیحؑ کا معجزہ حضرت سلیمانؑ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو فرعون کے وقت مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور طیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیحؑ کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز طور پر بھی مدد ملتی ہے جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ نبی صلعم کے روحانی قویٰ جو دقائق و معارف تک پہنچنے میں نہایت تیز اور قوی تھے سو انہیں کے موافق قرآن شریف کا معجزہ دیا گیا جو جامع جمیع دقائق و معارف الٰہیہ ہے۔ پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیحؑ نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اسوقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو۔"

حائری اس تمام عبارت منقولہ کے جواب میں ساکت و مبہوت نظر آتا ہے مگر حاشیہ ص۱۸ پر یہ اعتراض لکھتا ہے کہ "حضرت مسیح بن مریم را مخالف قرآن و حدیث و اجماع چوں یہود پسر یوسف نجار میداند نعوذ باللہ منہا۔" اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام ص $\frac{669}{272}$ سابق ایڈیشن سوم میں حضرت عیسیٰؑ کی نسبت لکھا ہے کہ "وہ بغیر باپ کے پیدا کیئے گئے تھے" اور کتاب مواہب الرحمٰن ص۷۰ میں لکھا ہے "و من عقائدنا ان عیسیٰ و یحییٰ قد ولدا علی طریق خرق العادۃ ولا استبعاد فی ھٰذہ الولادۃ۔ و از جملہ عقائد ما ست کہ حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ علیہما السلام بطریق خرق عادت متولد شدہ اند و دریں ولادت ہیچ استبعاد نیست،، پھر صفحہ ۷۲ میں لکھا ہے "و کون عیسیٰ من غیر اب و بلا والد دلیل علیٰ ھذا بالدلالۃ القاطعۃ۔ و بودن عیسیٰ بے پدر و بے فرزنداں دلیلے بریں واقعہ بود" -

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بات کو اپنے عقائد میں داخل فرماتے ہیں کہ عیسیٰؑ بے باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ پس حائری کا نوٹ افترا پردازی کا بوٹ ہے۔ البتہ حضرت صاحبؑ کی عبارت زیر بحث کے متعلق ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر آپ نے یوسف نجار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو حضرت عیسیٰ کا باپ کس معنے سے کہا لہٰذا اس سوال کا جواب خود حضرت اقدس ؑ کے الفاظ میں دیا جاتا ہے۔ کشتی نوح صلا میں تحریر فرماتے ہیں ”سو میں اُس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اُس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسیقدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا“ اور اعجاز احمدی ص۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں ”یہود تو حضرت عیسیٰ ؑ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں یہ احسان قرآن کا انپر ہے کہ انکو بھی نبیوں کے دفتر میں لکھدیا اسی وجہ سے ہم انپر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہیں اور برگزیدہ ہیں اور ان تہمتوں سے معصوم ہیں جو انپر اور ان کی ماں پر لگائی گئی ہیں“

اب مصنف دلیل العرفان کو معلوم ہو کہ آپنے اپنے اُستاد کی کتاب غایۃ المقصود جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ کا جو حوالہ دیا تھا اُسکو ہم نے اچھی طرح دیکھ کر خرافات و مفتریات کا جواب بھی لکھدیا آپ اور سب ناظرین دیکھ لیں کہ جن عبارتوں کی بنا پر آپنے حضرت اقدس پر یہ الزام لگایا تھا کہ انہوں نے انبیاء پر بھی ناپاک الفاظ سے حملہ کیا ہے یہ بالکل غلط اور نہایت شرمناک جھوٹ ہے ہمیں حیرت ہوئی کہ آپ اور آپکے اُستاد علامہ حائری کو ایسا شرمناک اعتراض لکھ دینے کی جرأت کیونکر ہوئی۔ مگر وہ حیرت روایت ذیل کو دیکھ کر رفع ہو گئی۔ اصول کافی ص۲۳۷ میں عبداللہ بن یعفور سے روایت ہے

قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اخالط الناس فیکثر عجبی من اقوام لا یتولونکم و یتولون فلاناً و فلاناً لھم امانۃ و صدق و وفاء و اقوام یتولونکم لیس لھم تلک الامانۃ ولا الوفاء ولا الصدق قال فاستوی ابو عبد اللہ علیہ السلام جالساً و اقبل علیّ کالغضبان ثم قال لا دین لمن دان اللہ بولایۃ امام جائر لیس من اللہ ولا عتب علی من دان اللہ بولایۃ امام عادل من اللہ۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو مجھ کو بڑا تعجب ان لوگوں پر ہوتا ہے جو تمہاری ولایت کو نہیں مانتے اور فلانے اور فلانے کی ولایت کو مانتے ہیں ان میں امانت ہے صدق ہے وفا ہے اور جو لوگ تمہاری ولایت کو مانتے ہیں اُن میں نہ امانت ہے نہ وفا ہے نہ صدق ہے یہ سُنتے ہی امام طیش میں آکر سیدھے بیٹھ گئے اور غضبناک ہو کر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المقتبسات والملتقطات

المسلم مرأة المسلم

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ المسلم مرأة المسلم۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے لئے بطور آئینہ کے ہے دیکھو کسقدر مختصر فقرہ ہے۔ صرف تین الفاظ ہیں بلکہ صرف دو لفظ ہی ہیں کیونکہ المسلم کا لفظ دوبارہ آیا ہے آئیے اب دیکھیں۔ خیر الکلام ما قل ودل کا بہترین نمونہ مجسمہ معرفت و روحانیت کا یہ مختصر فقرہ کسقدر وسیع مطلب اپنے اندر رکھتا ہے اور اپنے دائرہ میں کتنا کامل درس اخلاق اس میں مرکوز کر دیا گیا ہے۔

اب دیکھو آئینہ کا کام کیا ہے۔ آئینہ سب سے پہلے یہ خدمت سرانجام دیتا ہے۔ کہ جب اُسے دیکھا جائے تو اگر اس کے دیکھنے والے کے چہرہ وغیرہ پر اگر کچھ داغ دھبے ہونگے تو انہیں اس کے سامنے رکھ دیگا اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان بھائی میں کوئی نقص کوئی بُرائی کوئی بدی ہو تو اسے اس کے سامنے بیان کر دے کیونکہ جب تک کسی شخص کو اس کی بدی اور بُرائی کے متعلق متنبہ نہیں کیا جائیگا۔ وہ اس کے ازالہ کی طرف بھی متوجہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو کوئی مریض اپنے علاج کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اسے اپنی بیماری کا احساس نہ ہو جائے۔ اس طرح کوئی شخص اپنی بُرائی کی اصلاح بھی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اس کی بُرائی اسے بتلا نہ دی جائے۔ پس اس مختصر فقرہ میں سب سے پہلی ہدایت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا نقص اس کی بُرائی اگر ہمیں نظر آئے۔ تو ہمیں چاہیئے کہ فوراً اپنے بھائی کو اس سے مطلع کریں۔

لیکن آئینہ میں اس کے ساتھ ایک اور وصف بھی ہوتا ہے کہ وہ دیکھنے والے کو ہی اسکی بُرائی بتلاتا ہے۔ کسی دوسرے کو نہیں اور جونہی چہرہ اس کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے اس کا عکس بھی آئینہ سے محو ہو جاتا ہے۔ اس طرح ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم اپنے بھائی کا نقص صرف اسے ہی بتلائیں اور دوسروں کو نہ بتلاتے پھریں۔ اور ہمارے آئینہ قلب سے اس کے ہٹنے کے ساتھ ہی اس کی بُرائیاں بھی محو ہو جائیں اور منقوش ہو کر نہ رہ جائیں اور اس طرح ہمیں غیبت سے روکا گیا ہے۔

آئینہ کی تیسری خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے مالک کو اس کی خرابی ہر وقت نہیں بتلاتا رہتا بلکہ ضرورت کے وقت جب اسے سامنے لایا جائے تب بتلاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی نہیں چاہیئے کہ اپنے بھائی کی کمزوری موقع بے موقع اسے بتلاتے پھریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینہ اس کے دیکھنے والے کو اس کا نقص اتنا ہی بتلاتا ہے جتنا وہ نقص ہو۔ بڑھاکر نہیں جتلاتا۔ اس طرح اس فقرہ میں ہمارے لئے یہ ہدایت رکھی گئی ہے کہ ہم بھی جب اپنے بھائی کا نقص اسے بتلائیں تو مبالغہ سے کام لیتے ہوئے اسے بڑھاکر نہ بتلائیں بلکہ جتنی خرابی اس میں ہو اتنی ہی اسے بتلائیں۔

آئینہ کی پانچویں خصوصیت یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنے دیکھنے والے کو اس کا نقص کسی حسد کسی کینہ کی وجہ سے نہیں بتلاتا۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے بھائی کا نقص اسے اس لئے نہ بتلائیں کہ ہمارے دل میں اس کے خلاف کوئی کینہ کوئی بغض یا کوئی رنجش ہے بلکہ آئینہ کی طرح پوری صفائی قلب سے ہمیں یہ خدمت سرانجام دینا چاہیئے۔

پھر ایک خوبی آئینہ میں یہ ہوتی ہے کہ وہ نقائص کو بھی کسی قدر بہتر بناکر دکھاتا ہے اور انکی کرختگی کو نرمی کی طرف جھکا دیتا ہے۔ پس چھٹا سبق ہمارے لئے اس فقرہ میں یہ ہے کہ ہمیں اپنے بھائی کی بُرائی کو سہولت اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے رکھنا چاہیئے اور اس کی شدّت کو نرمی، لطافت اور سہولت میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔

ساتویں ہدایت ہمارے لئے اس میں یہ ہے کہ ہم اپنے بھائی کو بدی کی اصلاح کے لئے اس کے مددگار بھی بنیں۔ محض بُرائی کی اطلاع دیکر اسے متنبہ کرکے ہی پرے نہ ہٹ جائیں بلکہ اس کے ازالہ کے لئے اپنے بھائی کو اپنی امداد بھی دیں۔ کیونکہ آئینہ صرف چہرہ کے داغ و دھبے ہی نہیں بتلاتا ان کے دُور کرنے میں بھی دیکھنے والے کو امداد بھی دیتا ہے اور آرائش کے سامان بھی بہم پہنچاتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ نہی عن المنکر ہی نہیں بلکہ امر بالمعروف بھی کرو۔

پھر آئینہ کی ایک یہ بھی خصوصیّت ہوتی ہے کہ وہ صرف معائب ہی نہیں بتلاتا بلکہ محاسن بھی سامنے رکھتا ہے۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے مسلمان بھائی کی بُرائیاں خرابیاں اور کمزوریاں ہی اسے نہ بتلاتے رہیں بلکہ اس کی خوبیاں۔ اس کی نیکیاں اس کی بھلائیاں بھی اس کے سامنے رکھیں۔ اپنے بھائی کی حفاظت کریں۔ دستبرد زمانہ سے اسے بچائے رکھیں۔ ہر تکلیف و مصیبت سے بچانے کیلئے اپنی کوشش صرف کریں۔ غیروں سے ہی اپنے بھائی کی حفاظت نہ کریں بلکہ اپنے قول و فعل کا جائزہ بھی لیتے رہیں۔ کہ کبھی کوئی ہماری حرکت ہمارے بھائی کے آئینہ قلب کو چکنا چور کر دینے کا موجب نہ بنے۔

بائبل اور قرآن

انگریزی بائبل کے ترجمے ہوئے تو متعدد، اور بڑی بڑی شخصیتوں نے کیئے۔ لیکن ایک ترجمہ، جو غیر معمولی اہتمام اور شاہانہ انتظام کے ساتھ، بیسیوں مشاہیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فن کی شرکت و معاونت سے ۱۶۱۱ء میں ہوا تھا۔ وہ آج تک فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہاں مستند چلا آتا ہے۔ اور ان کی اصطلاح میں اس کا نام بھی ترجمہ مستند (   ) پڑ گیا ہے۔ یہ مستند ترجمہ اوّل تو مسیحیوں کے سواد اعظم، یعنی فرقہ کیتھولک کے نزدیک سرے سے مستند ہی نہیں، چنانچہ وہ اسے محرّف تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جس فرقہ کے نزدیک مستند ہے۔ اُس کے ہاں بھی اسناد سن لیجئے۔ ڈکشنری آف دی بائبل، جو فرقہ پروٹسٹنٹ کی ایک مسلّم کتاب ہے اُس میں ہے:۔

"اس ترجمہ، مستند کے ان تمام فضائل کثیرہ کے باوجود، یہ کہنا مہمل ہوگا۔ کہ اب اس میں اصلاح کی گنجائش نہیں۔ یا جس طرح تمام گذشتہ ترجموں پر نظر ثانی ہوتے ہوتے اس کی نوبت آئی، خود اس کی نظر ثانی نہیں ہو سکتی۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ہم جسے شاہ جیمس کے زمانہ کا ترجمہ قرار دیئے ہوئے ہیں۔ اُس میں اتنے زمانہ میں اُس سے کہیں زیادہ نظر ثانی ہوتی رہی ہے۔ جتنی اُس کے اکثر ناظرین سمجھ رہے ہیں۔ اس لئے کہ نہ صرف طباعی اور دوسری غلطیوں کی جو اتنے عظیم الشان کام میں ناگزیر ہیں تصحیح ہو چکی ہے بلکہ وقتاً فوقتاً اور بھی بہت ترمیمات ارادۃً نفس عبارت میں ہو چکی ہیں۔ خاموشی کے ساتھ اور غیر مجاز اشخاص کے ہاتھوں، جن کے نام تک اکثر نامعلوم ہیں" (جلد ۴ ص ۸۵۹ و ص ۸۶۰)

توریت اور انجیل کے جو اصل نسخے، اصل زبانوں میں ناپید ہیں۔ اس قصّہ کو تو چھوڑ دیئے۔ اب جو ترجمہ در ترجمہ چل رہے ہیں۔ اُن میں سے وہ ترجمہ جس پر کروڑوں انگریزی خوانوں کا دارومدار ہے۔ اُس کا یہ حال ہے کہ اتفاقی و غیر ارادی فروگذاشتوں سے قطع نظر محض نقل کے دوران میں غیر ذمہ دار، اور مجہول، نامعلوم اشخاص نے قصد و ارادہ سے جو ترمیمات نفس عبارت میں کر دی ہیں۔ ان کی تعداد کثیر ہے۔ اصل انگریزی الفاظ ہیں

(   ) اللہ اکبر! یہ کتاب لائی جارہی ہے قرآن مجید کے مقابلہ میں!

اس ترجمہ مستند کا نیا ایڈیشن، نظر ثانی کے بعد ۱۸۸۱ء میں شائع ہوا۔ بائبل کا بڑا حصّہ عہد عتیق پر شامل ہے (جسے غلط العوام میں توریت کہتے ہیں) عہد جدید (غلط العوام میں انجیل) کا حصّہ نسبتہً بہت ہی مختصر ہے۔ اس مختصر عہد جدید کے اندر جتنی ترمیمات، سابق ترجمہ میں ہوئیں۔ اُن کی تعداد بھی سن لیجئے۔ پانچ ہزار سات سو اٹھاسی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا تدین

آپ اس ملّی خزانہ کے تحفظ میں بڑے سخت اور متدین تھے اور کسی کی رعایت بھی ملحوظ نہ رکھتے تھے۔ حضرت سعد بن وقاص نے گورنری کی حالت میں بیت المال سے قرض لیا جب ادائیگی میں عرصہ لگ گیا تو آپ نے سختی سے تقاضا شروع کیا اور ایک روز تو تلخ کلامی تک نوبت پہنچ گئی اور حضرت سعدؓ نے جھلا کر اپنی چھڑی زمین پر پھینکدی اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہا "اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے۔

آپ جانتے تھے کہ یہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے خوف زدہ ہو کر کہا دیکھئے میرے لئے بد دعا نہ کرنا۔ فرمایا خدا کی قسم خوف نہ ہوتا تو میں تمھارے لئے ضرور بد دعا کرتا۔ بہرکیف آپکی برافروختگی کا یہ عالم دیکھ کر عجلت کے ساتھ کاشانہ امارت سے نکل آئے۔ حضرت عثمانؓ کو جو علم ہُوا تو حضرت سعدؓ کو تو معزول کر دیا مگر آپکے خلاف اظہار ناراضگی ہی پر اکتفا کی۔

حضرت عثمان غنیؓ سے آخری مکالمہ

آپکے کوفہ کے علمی کاشانوں میں بڑی رونق اور چہل پہل تھی لیکن جب کچھ مُدّت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے آپ کو یکایک معزول کر دیا تو یہاں کی علمی دنیا میں کہرام مچ گیا اس پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ آپ کو روکنے کی بھی سعی کی گئی مگر آپنے صاف کہدیا کہ امیر المومنین کی اطاعت فرض ہے۔ اس کے بعد آپ مدینہ منورہ پہنچکر یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ کچھ ہی روز بعد آپ علیل ہو گئے گو حضرت عثمان غنیؓ آپ سے کشیدہ خاطر تھے اور دو برس سے وظیفہ بھی بند کر دیا تھا۔ مگر علالت کی خبر سُنکر عذر خواہی و عیادت کو آئے پوچھا کس مرض کی شکایت ہے بولے گناہوں کی۔ پوچھا کیا چاہتے ہو۔ بولے خدا کی رحمت۔ پوچھا آپکے لئے طبیب بلاؤں بولے طبیب ہی نے بیمار ڈالا۔ فرمایا آپ کا وظیفہ جاری کر دوں بولے مجھے ضرورت نہیں۔ فرمایا صاحبزادیوں کو تو ضرورت ہوگی۔ عرض کی میں نے انہیں سورہ واقعہ پڑھنے کو بتا دی ہے کہ وہ ہر شب کو پڑھ لیا کریں۔ کشیدگی ضرور تھی مگر پھر بھی دل صاف تھے۔ آخر اسی علالت میں بعمر ساٹھ سال سنہ ۲۲ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

مسیحی تبلیغ کے اعداد و شمار

سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کُل عیسائیوں کی تعداد ۶۲۹۶۷۶۳ ہے جن میں ہندوستانی مسیحی ۵۹۹۰۲۳۴ ہیں۔ ان ہندوستانی عیسائیوں میں ۲۷۶۱۱۳۳ پروٹسٹنٹ ہیں اور باقی

کیتھولک ــــ تبلیغ مسیحیت کے لئے کُل ہندوستان میں اس وقت ۳۷۷ مشن کام کر رہے ہیں۔ مبلغین کی کُل تعداد ۶۲۱۳ ہے۔ جن میں مرد ۱۱۲۳ ہیں۔ شادی شدہ عورتیں ۱۴۵۰ ہیں اور غیر شادی شدہ عورتیں ۳۶۳۴۔ ہندوستان کی مختلف زبانوں میں سے ۳۰ میں پوری بائبل کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ مذکورہ بالا ۳۷۷ مشنوں میں اس وقت ماہوار خرچ ۶۰۳۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور سالانہ ۷۲۳۶۰۰۰۰ روپے ہے۔ گذشتہ سو سال کا خرچ جس میں مشن کی کُل جائیدادیں بھی شامل ہیں ۷۴۴۷۲۹۶۸۰۶۰۸۹۲ روپیہ ہے۔

کُل ہندوستان میں ذیل کی درسگاہیں ہیں جو خالص تبلیغی کام کی ممد و معاون ہیں:۔

کالج ۵۵	مشنریوں کے سکول ۱۰	ہسپتال ۶۵	نومسیحیوں کے سکول ۱۰
ہائی سکول ۳۱۸	بہرے گونگوں کے سکول ۱۲	ڈسپنسریاں ۲۳۶	سوشل درسگاہیں ۷۳
زراعتی سکول ۶۵	مڈل سکول ۴۱۱	کوڑھی خانے ۶۴	مشنریوں کے ریسٹ ہاؤس ۲۸
امداد باہمی کی شاخیں ۶۹	ٹریننگ سکول ۹۷	تپ دق کے ہسپتال ۱۱	
مختلف کارخانے ۳۶	پادریوں کے سکول ۹۵	بیوہ خانے ۴۷	رسائل و اخبارات وغیرہ ۱۳۰
دستکاری کے سکول ۱۲۰	دیہاتی منادوں کے " ۴۵	یتیم خانے ۱۱۲	

دیانند کالج کی گولڈن جوبلی

سنہ ۱۸۸۶ء میں ڈی۔ اے۔ وی کالج سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا تھا۔ ویدک ہائی سکول کا بنیادی پتھر یکم جون سنہ ۱۸۸۶ء کو رکھا گیا تھا۔ سنہ ۱۸۸۹ء میں انٹرمیڈیٹ جماعتوں کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ اور سنہ ۱۸۹۹ء میں تو بی۔ اے تک کلاسیں کھل گئیں۔

پھر سنہ ۱۸۹۵ء میں سنسکرت کی ایم۔ اے کی کلاسیں بھی کھل گئیں۔ اور اس عظیم درسگاہ کی ابتدا اس طرح سے ہوئی۔ لیکن آج اس ڈی۔ اے۔ وی سوسائٹی کے ساتھ دو ڈگری کالج (لاہور اور جالندھر) ۲۵ ہائی سکول۔ ایک آیورویدک کالج۔ سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم کا ایک کالج اور ایک شاندار صنعتی سکول ملحق ہیں۔ اس سوسائٹی کو صرف چھ ہزار سرمایہ سے شروع کیا گیا تھا۔ لیکن آج اس سوسائٹی کے ۲۲ لاکھ روپے کا سرمایہ ہے اور اس سوسائٹی کے پاس دس لاکھ سے زائد رقم نقدی کی صورت میں جمع ہے۔ صرف لاہور کی درسگاہوں میں ۲۰۰ اُستاد اور پروفیسر پڑھانے پر مامور ہیں۔ اور ۵۰۰۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اور اس طرح اس سوسائٹی کو ہر سال ۳ لاکھ روپے تمام کام چلانے پر صرف کرنے پڑتے ہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاک خانے کے معلومات

گذشتہ ششماہی میں لاپتہ خطوں کے دفتر میں ہر قسم کے موصول شدہ خطوں اور پارسلوں کی کل تعداد ۳۵ لاکھ جن میں سے ۱۲½ لاکھ خطوط وغیرہ صحیح پتوں پر بھیجدیئے گئے۔ پندرہ لاکھ بھیجنے والوں کو واپس کیئے گئے۔ باقی چار لاکھ لاپتہ سمجھ کر دفتر میں جمع کر دیئے گئے۔ اسی مدّت میں جو خطوط وغیرہ تمام ڈاکخانوں کے ذریعے سے تقسیم کیئے گئے ان کا اندازہ ۵۸ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے، اس طرح لاپتہ خطوط صرف ۰۶۰۴ء فیصدی ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہندوستانی زبانوں اور رسم الخطوں کی حسب ذیل فہرست سے ڈاکخانوں کی مشکلات کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے

زبانوں کی فہرست:۔ (۱) انگریزی (۲) اُردو (۳) فارسی (۴) عربی (۵) گورمکھی (۶) دیونا گری (۷) سنسکرت (۸) مارواڑی (۹) گجراتی (۱۰) مرہٹی (۱۱) پرتگالی (۱۲) کناڈی (۱۳) گواکی زبان (۱۴) سندھی (۱۵) ہندی (۱۶) بنگالی (۱۷) تاملی (۱۸) پہاڑی (۱۹) نیپالی (۲۰) تلنگو (۲۱) ملاباکی زبان (۲۲) اڑیا (۲۳) کاٹھیاواڑی (۲۴) نہاری (۲۵) ناگری (۲۶) صرافی (۲۷) مہاجنی (۲۸) کوٹھی والی (۲۹) آسامی (۳۰) چینی (۳۱) کیاتھی۔

2337

رسم الخطوں فہرست:۔ (۱) انگریزی (۲) اُردو (۳) فارسی (۴) عربی (۵) پشتو (۶) گورمکھی (۷) دیوناگری (۸) گجراتی (۹) کاٹھیاواڑی (۱۰) سنسکرت (۱۱) ساسی (۱۲) مارواڑی (۱۳) لنڈا (۱۴) بنگالی (۱۵) پنجابی (۱۶) پہاڑی (۱۷) بال بودھی او مودھی (۱۸) گجراتی بوری (۱۹) کناڈی (۲۰) ہندوی (۲۱) صرافی (۲۲) بنیاندھی (۲۳) ناگری (۲۴) کائتھی گورکھپوری (۲۵) کائتھی بنارس (۲۶) کائتھی اودھ (۲۷) بندیل کھنڈی (۲۸) بہاری (۲۹) نیاری (۳۰) مارواڑی و آسامی (۳۱) تابل (۳۲) تلنگو (۳۳) ملایالم (۳۴) رڑیا (۳۵) مودی مرہٹی (۳۶) گراہندم (۳۷) کیتھی (۳۸) نیپالی (۳۹) مہاجنی (۴۰) کوٹھی والی (۴۱) صرافی (۴۲) آسامی۔

تمباکو کے بد اثرات

۱۔ ایک کٹورہ میں کسی جانور کا تازہ خون بھر کر ایک آدمی تمباکو کھا کر اس میں پیک تھوک دے۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ عرصہ میں وہ خون سرخ ذرات چھوڑ کر زردی مائل پانی میں تبدیل ہونے لگیگا۔ تب آپ کو اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ قدم آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ پودا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم سے آندھیوں کے تیز و تند جھونکوں جُھلس دینے والی لوؤں اور مخالفت کی بادِ سموم کے بے رحم تھپیڑوں میں لگایا تھا پھلا اور پھولا یہاں تک کہ زمین کو کھوکھلی کرتی ہوئی اُس کی جڑیں دُنیا کے کناروں تک، جا پہنچی ہیں اور قریب ہے کہ شاخیں جو کونپلوں کی صورت اختیار کر چکی ہیں بہت جلد تن آور درخت بن جائیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی نیند اگر وہ موت کی نیند نہ ہو تو ضرور ختم ہوتی ہے اور ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ سونے والا نہ جاگے۔ بعضوں کی نیند ایسی ہوتی ہے کہ ذرا سی آواز ان کو جگا دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ بعضوں کی اس سے گہری ہوتی ہے اور اُن کے لئے چیخنے اور شور مچانے کی ضرورت پڑتی ہے اور اُن سے بھی زیادہ غفلت کی نیند سونے والے کے لئے جھنجھوڑنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر یہ بھی بیکار ہو تو ایسا کبھی بھی نہیں ہوتا کہ بھونچال آجائے آتش فشاں پہاڑ پھٹ جائیں پہاڑوں کے ٹکرانے کے دھماکوں سے کان کے پردے ریزہ ریزہ ہو جائیں اور پھر بھی نیند کے متوالے آنکھ نہ کھولیں۔

سو یقین کریں کہ خدا کا بھی بندوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ اُس کی صدائیں اُٹھتی ہیں کہ غفلت کے سرشار آنکھیں کھولیں۔ اگر اس پر وہ کروٹ نہیں لیتے تو ہر طرف سے شور و غل مچنے لگتا ہے کہ ع سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے۔ اگر اس پر بھی اُن متوالوں کو ہوش نہیں آتا تو خدا کے غضب کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے جو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اُٹھاتا ہے اور لسان الغیب پکارتی ہے آفتاب کی کرنیں دیواروں سے اُتر کر صحنوں اور میدانوں میں پھیل گئی ہیں۔ اور اگر اس پر بھی خوابِ خرگوش کے سونے والے ٹس سے مس نہیں ہوتے تو اُس کا غضب اپنی پوری طاقت سے ظاہر ہوتا ہے۔ زلزلے آتے ہیں۔ زمینیں پھٹنے لگتی ہیں پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرانے لگتے ہیں دریا خشک ہو جاتے ہیں طوفان آنے شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کے بلبلانے کی صداؤں آوازوں اور ہولناکیوں سے فضائے آسمانی بھر جاتی ہے تا یہ نیند کے متوالے ہوش میں آئیں اور اپنی پیدائش کے مقصد کو پانے کی کوشش کریں۔

آفتاب کو ہمیشہ اُس کی کرنوں سے دیکھا جاتا ہے۔ دُھوئیں کو دیکھ کر مسافر معلوم کر لیتا ہے کہ آگ جل رہی ہے اِسی طرح خدا کا جلال بھی ہمیشہ اپنی نشانیوں اور آیتوں کے اندر سے دکھائی دیتا ہے، کیونکہ ہمیشہ اُس نے اپنے آفتاب کی چمک بدلیوں کے نقاب میں دکھلائی ہے پس وہ جو پہلے بھی آیا کرتا تھا اور جس نے کبھی مغرور اور غافل انسان کو ماننے اور قبول کرنے پر مجبور کر دیا تھا آج بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تامّل نہ ہوگا کہ تمباکو سے خون رقیق اور زردی مائل ہوجاتا ہے۔

۲۔ کچھ عرصہ ہُوا کہ ملک فرانس کی طبی مجالس کے ایک سرگرم ممبر نے وہاں کے ایک مشہور اخبار میں تمباکو کی مضرات کی نسبت محققانہ طور پر یہ مضمون شائع کیا تھا کہ تمباکو نوشی کی کثرت سے اس ملک میں سرطان لب دیوانگی اور فالج وغیرہ امراض کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ ایسا ہی انگلستان۔ فرانس اور امریکہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا یہ یقینی خیال ہے کہ شراب تمباکو نوشی کی کثرت سے ان ممالک میں عصبی امراض خصوصاً مرض فالج کی بہت زیادتی ہوئی ہے اور ملک جرمن کے ڈاکٹر صاحبان تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ ان کے ملک میں ۱۸ سے ۳۰ برس کی عمر کے جو لوگ مرتے ہیں ان میں سے نصف محض کثرت تمباکو نوشی سے ہلاک ہوتے ہیں۔

۳۔ ہندوستان میں بھی طبابت پیشہ اصحاب کو تمباکو سے پیدا شدہ امراض کے مریضوں کے دیکھنے کا اکثر موقع ہوتا رہتا ہے۔ لیکن چونکہ یہاں اس کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے صحیح تعداد معلوم نہیں ہوتی۔ دل و دماغ و معدہ و پھیپھڑوں پر تمباکو کا بہت بُرا اثر ہوتا ہے چنانچہ تمباکو نوشی سے دل دھڑکنے لگتا ہے اور کمر درد ہوجاتا ہے۔ جب تمباکو کا زہریلا اثر تیز ہوتا ہے تو دل کی حرکت بند ہوجاتی ہے اور آدمی مرجاتا ہے۔ اختلاج قلب کے سو مریضوں میں سے ۹۰ ضرور ایسے ہونگے۔ جن میں اس مرض کا سبب صرف تمباکو نوشی ہوگا۔ اسی طرح سے امراض دماغی میں دردسر۔ دوران سر۔ بیخوابی۔ ضعفِ حافظہ اور ضعفِ بصارت اکثر تمباکو نوشی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹروں کو کثرت تمباکو نوشی کے سبب ضعف ہاضمہ اور ضعف بصارت کے مریض بہت دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس مرض کو ڈاکٹری میں ٹوبیکو ایمبیلی اوپیا کہتے ہیں۔ پرانی کھانسی جسکی آجکل بہت شکایت بڑھ رہی ہے اور کبھی کبھی یہ تپ دق کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ زیادہ تر تمباکو نوشی کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ تمباکو سے آنتوں کے عضلاتی ریشہ جات ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے قبض کی شکایت ہوجاتی ہے اور معدہ میں ضعف ہو کر ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ قوت باہ کے متلاشی مریض مقوی ادویات کھاتے ہیں اور ساتھ ہی تمباکو نوشی کی عادت جاری رکھتے ہیں تو انکو دوا سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب تمباکو بند کر دیا تو اسی دوا سے کافی فائدہ ہُوا۔

۴۔ یورپ اور امریکہ میں تمباکو کے کارخانوں میں یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ان کارخانوں میں کام کرنیوالے لوگ ضعیف کمزور اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور ان میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو لمبی عمر حاصل کرتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگیا ہے اور آنکھیں رکھنے والوں کے لئے اُس نے اپنے چہرے سے نقاب اُلٹ دیا ہے۔

خدا کا قانون کبھی مٹنے والا نہیں اور اُس کی سُنّت کبھی کسی کے لئے تبدیل نہیں ہو سکتی اُس کا یہ قانون ہے کہ آگ جلاتی ہے اور زہر کھانے سے آدمی مرجاتا ہے اسی طرح غفلت مصیبت ہلاکت لاتی ہے اور خدا کی نافرمانیوں کا نتیجہ عذابوں کا اپنے اوپر وارد کرنا ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہُوا اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

اخیر میں ایک بات اور کہنی چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کے آگے سر تسلیم خم کردیں ورنہ ہماری زندگی کا عمل بیکار اور ہمارے فکروں کا ہر لمحہ گمراہی و ضلالت ہے ہمارے لئے اب صرف ایک ہی راہ نجات ہے بغیر اس کے کسی طرح چھٹکارا نہیں جب تک ہم تبدیل نہ کرینگے اُس کا قہر ہرگز ہرگز ٹھنڈا نہ ہوگا اور ہم کبھی مراد مندی و خوشحالی نہ پائینگے۔ اس راہ میں ہمارا پہلا قدم اُسپر ٹھیرنا چاہیئے کہ توبہ کریں۔ اور اپنی تمام قوتوں اور تمام طاقتوں کے ساتھ خدا کے آگے جُھک جائیں۔ اُس کی سرکشی اور بغاوت چھوڑ دیں۔ اُس کی محبّت اور اُس کے عشق کی شراب ارغوانی کے جام پر جام چڑھاتے جائیں حتّٰی کہ مست ہو جائیں پھر کچھ اس طرح زاری کریں اور اس طرح تڑپیں کہ اُسے ہم پر رحم آجائے اور ہمیں بچوں کی طرح اپنی گود میں اُٹھالے اور ہمارے پژمردہ ہونٹوں کو چُوم لے۔ آمین (فیضی)

حاضر جوابی

ناصر الدین کبود جامہ کا واقعہ ہے۔ ایک بار اس پر سلطان تکش ناراض ہو گیا۔ اور انتہائی غضب کی حالت میں ایک قاصد کو حکم دیا۔ کہ فوراً جاؤ اور ناصر الدین کا سر کاٹ کر لے آؤ۔ جب قاصد ناصر الدین کے پاس پہنچا۔ اور اظہار مُدعا کیا۔ تو ناصر الدین نے خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ اسے بادشاہ کی خدمت میں زندہ لے چلے۔ قاصد سلطان تکش کے قہر و غضب کو جانتا تھا۔ اس نے ناصر الدین کی بات ماننے سے انکار کیا آخر رضامند کر ہی لیا۔ جس وقت وہ دونوں دربار میں پہنچے ناصر الدین آگے بڑھا اور دست بستہ ہوکر یہ قطعہ پڑھا:۔

من خاک تو در چشم خرد می آرم ٭ عذرت نہ یکے نہ دہ کہ صد می آرم

سر خواستۂ بدست کس نتواں داد ٭ من آیم و برگردن خود می آرم

آپ میرے سر کے خواہشمند تھے۔ یہ میں کسی کے ہاتھ نہ بھیج سکتا تھا۔ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ اور اپنی گردن پر سر اُٹھا کر لے

220

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب

(یا)

اِسلامی پردہ

(۵)

پھر صحابیات نہ صرف یہ کہ جنگوں میں بھی شریک ہوتی تھیں بلکہ حالت امن میں بھی گھروں سے باہر ان کی آمدورفت کے بہت سے واقعات احادیث وتیئر کی کتب سے ہمیں ملتے ہیں۔ صحابہؓ کی عورتیں ہر ممکن طریق سے مریضوں کی عیادت اور عزاداری کے لئے گھروں سے باہر نکلتی تھیں۔ ایک دفعہ اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی بیمار ہوئے حضرت ام درداءؓ ان کے پاس عیادت کے لئے تشریف لائیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم ایک صحابی کو دفنا کر واپس تشریف لا رہے تھے تو راستے میں دیکھا کہ حضرت فاطمہ جا رہی ہیں پوچھا کس کام سے نکلی تھیں بولیں فلاں گھر عزاداری کے لئے گئی تھی۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز)

اب دیکھو نہ صرف یہ کہ بلا پالکی نالکی جگر گوشۂ رسولؐ گھر سے باہر سڑک پر چل رہی ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم ان سے مَردوں کی موجودگی میں سوال وجواب بھی فرما رہے ہیں۔

غزوہ احد میں حضرت حمزہؓ نے جب جام شہادت پیا تو صفیہؓ مقتل میں ان کے لاشے کا پتہ لینے آئیں لوگوں نے ان کی پریشانی کا خیال کر کے مطلع کرنا مناسب نہ جانا کہ بدنہادوں نے ان کا مثلہ کر دیا تھا آخر خود آنحضرت صلعم نے انسب طریق پر مطلع فرمایا۔

ایک بار حضرت عمرؓ مسجد سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ مشہور صحابیہ حضرت خولہؓ راستہ میں مل گئیں انہوں نے حضرت عمرؓ کو سلام کہا اور رعایا سے حُسن سلوک کی نصیحت کی ہے[۵]

ایک دفعہ کسی نے مسجد نبویؐ میں تھوک دیا نگاہ نبویؐ جب اس پر پڑی تو آپؐ ناراض ہوئے اسوقت مَردوں کے سامنے ایک صحابیہؓ اُٹھیں اور اس کو مٹا دیا۔

پھر انصار کے زراعت پیشہ خاندانوں کی عورتیں اپنے خاوندوں کا کھیتوں میں جا کر

---

۵ تذکرہ خولہ بنت مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔ اور اس طرح نہ صرف خانگی معاملات میں بلکہ مردوں کی خارجی مصروفیات میں بھی ان کی مددگار ہوتیں۔ اور اس طرح صحیح معنوں میں وہ اپنے خاوندوں کی رفیق حیات ثابت ہوئیں۔

یہی نہیں بلکہ احادیث پڑھنے والوں سے یہ بات بھی مخفی نہیں کہ بہت سی صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جہاں شمع رسالت کے پروانے ہر وقت ہجوم کیئے رہتے تھے۔ مسائل شرعی دریافت کرتیں، معاملات دنیا میں آپکی ہدایات کی خواستگار ہوتیں، بعض وقت اپنے خانگی جھگڑوں اور ہنگاموں کے متعلق استغاثے دائر کرتیں۔

یہ صحابیات کی روزمرہ کی مصروفیات تھیں جن میں وہ اپنے گھروں سے باہر نکل کر سرانجام دیتی تھیں اب ذرا ان کی علمی زندگیوں پر بھی نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ علمیت کے ان مدارج تک وہ گھروں میں مدفون ہوکر نہیں پہنچ سکتی تھیں، قرأت، تفسیر، حدیث، فقہ، فرائض وغیرہ علوم اسلامیہ میں متعدد صحابیات درجہ کمال تک پہنچی ہوئی تھیں، اس ضمن میں حضرت عائشہؓ، حفصہ، ام سلمہؓ، ام ورقہؓ، ام سعدؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، صفیہ، ام حبیبہؓ جویریہ، میمونہ، ام شریک، فاطمہ، لیلیٰ، بنت قائف، خولا، زینب بنت ابوسلمہ، ام ایمن، ام یوسف، ام زیاد، اشجعیہ اور ام عطیہ کے اسماء گرامی لیئے جا سکتے ہیں خطابت میں اسماء بنت سکن کا خاص شہرہ تھا علم تعبیر کی اسماء بنت عملیس کو خوب واقفیت تھی، طب اور سرجری میں افیدہ اسلمیہ۔ ام مطاع، ام کبشہ حمنہ بنت جحش، معاذہ لیلیٰ، امیمہ ام زیاد، ربیع بنت معوذ، ام سلیم کی قابلیتیں ناقابل انکار ہیں۔

غرض قابل تقلید مسلمات نہ صرف یہ کہ جنگوں میں شریک ہوئیں، زراعت کے معاملات میں اپنے عزیزوں کا ہاتھ بٹاتیں، مذکورہ بالا علوم میں مہارت پیدا کرتی تھیں بلکہ ان کے کارنامے تمدن کے تمام عنوانات پر مشتمل ہیں۔ اسلام کی پردہ نشینوں کی داستانہائے حیات پڑھ جاؤ لاتعداد ایسی خواتین کے نام نامی تمہاری نگاہوں سے گذریں گے جنہوں نے وہ کارنامے سرانجام دیئے جن کی سرانجام دہی کی امید ایسی خواتین سے رکھنی جنون سے بڑھکر کچھ نہیں جو پردہ کی ان مفلوج کن حدود کی پابند ہیں جو یہ تفریط کی راہوں پر قدم مارنے والے تجویز کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض کتب حدیث و سیر کی یہ شہادتیں اور صحابیات کی زندگی کے یہ واقعات اس بات کی قطعی شہادت ہیں کہ شرعی پردہ عورتوں کو بے دست و پا کرنے والا نہیں اور نہ ہی عورتوں کو گھروں سے نکلنے سے روکتا ہے۔

اسی ضمن میں مخالفین اپنے دعویٰ کی دلیل میں ایک ضعیف تر روایت سے بھی کام لینا چاہتے ہیں جو کسی حدیث کی کتاب میں تو موجود نہیں غالباً تفسیر روح البیان والے نے حضرت سودہؓ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ حضرت سودہؓ آیت قرآنی وقرن فی بیوتکن کے اترنے کے بعد کبھی اپنے گھر کی چوکھٹ سے باہر نہیں گئیں اور آپ کے دروازہ سے صرف آپکا جنازہ ہی نکلا۔ ایک موقعہ پر جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپنے وقرن فی بیوتکن والی آیت پڑھ دی۔ اس سے مخالفین یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس آیت کا یہی مفہوم ہے کہ عورتیں کبھی بھی گھروں سے باہر نہ نکلیں، لیکن اول تو یہ حضرت سودہؓ کی ذاتی رائے ہے کہ وہ اس آیت کے ایسے معنے کرتی تھیں لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ یہ روایت حد درجہ بودی، غلط اور نادرست ہے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی دوسری ازواج اور عام صحابیات گھروں سے باہر نکلا کرتی تھیں، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت سودہؓ کو فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں باہر نکلنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔

اس موقعہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وقرن فی بیوتکن کی آیت کا یہ مطلب نہیں کہ عورتیں گھروں میں بند ہو جائیں تو پھر کیا مفہوم ہے تو ایسے موقعہ پر تفسیر القرآن کا زریں اصول یاد رکھنا چاہیئے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضاً یعنی قرآن مجید کا ایک حصہ دوسرے کی تفسیر کر رہا ہوتا ہے، اس اصل کے پیش نظر اگر ہم اس آیت پر غور کریں تو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ آیت کے اس حصہ کی تفسیر خود اگلا حصہ کر رہا ہے، فرمایا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ - کہ گھروں سے بے فائدہ نکل کر زمانہ جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگار مت دکھلاتی پھرو، اس مفہوم کو سورۃ نور میں لا یبدین زینتھن سے ظاہر کیا گیا ہے، اور اگر اس کا یہ مفہوم نہ سمجھا جائے تو وقرن فی بیوتکن کے بعد کا ٹکڑا اعنی لا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ بالکل مہمل ہو جاتا ہے، کیونکہ اگر عورتوں کو گھروں سے نکلنے کی بالکل ہی ممانعت تھی تو پھر یہ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی کہ بناؤ سنگار نہ دکھلاتی پھرو۔ اصل بات یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں صرف نمائش کی خاطر بن سنور کر تفریح گاہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں جانے کے لئے گھروں سے نکل جاتی تھیں، جس سے مردوں اور عورتوں کا شوق انگیز لباسوں اور آرائشوں میں اختلاط ہوتا تھا، لیکن اسلام کے نزدیک یہ اخلاق سوز صورت حالات لوگوں کی اخلاقی زندگی کے لئے تباہ کن تھی اس لئے گھروں سے بلاضرورت نکلنے اور نکل کر خوبصورتی کے نئے انداز پیدا کرنے اور زیب و زینت کے سامانوں کی کھلی آرائش سے روک دیا گیا، کیا یہ غلو نہیں کہ اسلام تو صرف یہ حکم دیتا ہے کہ لا تبرجن تبرج الجاھلیہ الاولیٰ یعنی زیب و زینت کا مظاہرہ نہ کرو اپنی عام سادگی میں رہو، لیکن قرار یہ دیا جاتا ہے کہ عورتیں یہ نہیں کہ زینتیں چھوڑ دیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ نکلتے وقت قابل نفرت و حقارت ہیئت اختیار کریں، اسلام عورت کو تزین و تبرج کی کھلی اور نمایاں بلندی سے ہٹا کر سادہ زندگی کی ہموار سطح پر لانا چاہتا ہے، لیکن یہ لوگ اسے گندگی غلاظت اور تنفّر پیدا کرنیوالی ہیئت کی پستیوں میں گرا کر بھی دم نہیں لیتے، بناؤ سنگار کے دکھلانے کی ممانعت کے یہ معنے نہیں کہ اپنے تئیں قابل نفرت بنا لیا جائے۔

پھر عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت کے لئے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو لوگ سرراہ گذر بیٹھیں ہی نہیں یا پھر اس کا حق ادا کریں صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ راستہ کا حق کیا ہوتا ہے۔ فرمایا کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دو، تکلیف دہ کوئی چیز راستہ میں پڑی ہو تو اُسے ہٹا دو، اور پھر یہ کہ مرد غض بصر سے بیٹھیں، اگر عورتوں کا گھروں سے نکلنا ہی ممنوع تھا۔ یا اگر نکلنا تھا بھی تو اس نفرت انگیز ہیئت سے تو پھر غض بصر کے حکم کی کیا علّت تھی، یہ حکم تھا کس لئے، اس مقدس و مطہر وجود کی طرف عبث اور بیسود بات کا انتساب تو درست نہیں ہو سکتا۔

پھر جس طرح یہ غلط ہے کہ عورتیں اپنے گھروں میں بند ہو کر رہ جائیں اسی طرح اس میں بھی صداقت نہیں کہ اسلام نے عورت کو منع کیا ہے کہ وہ اپنی آواز غیر مرد کو سُننے دے، اس کے لئے ایک حدیث بھی پیش کی جاتی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا التسبیح للرجال والتصفیق للنساء یعنی جب امام الصلوٰة نماز میں غلطی کرے اور مرد اصلاح کرنیوالا ہے تو وہ سبحان اللہ کہے، لیکن اگر عورت اسے اس کی غلطی سے متنبہ کرتی ہے تو اسے چاہیئے کہ اس طرح ہاتھ سے تالی بجا دے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی پر دوسرے ہاتھ کی پُشت پڑے، حضور علیہ السلام کا یہ قول پیش کر کے تفریط کے حامی یہ استدلال کرتے ہیں کہ عورت کو اپنی آواز مرد کو

222

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و علی عبدہ المسیح الموعود

سلسلہ کا مشہور و معروف اور قدیمی چھاپہ خانہ

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

جس کے مالکان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ ابی و امی) کے دست مبارک سے کاپیاں اور پروف لیکر چھاپنے نیز سلسلہ کے اکثر کتب کے چھاپنے کا فخر حاصل ہے اور جنہیں سلسلہ کے جملہ رسائل و اخبارات مثلاً

الحکم۔ بدر۔ الفضل۔ تشحیذ الاذہان۔ ریویو آف ریلیجنز (اردو)

نور۔ فاروق۔ مصباح۔ تعلیم الدین وغیرہ۔ اور قرآن شریف

بطرز یسرنا القرآن معرّا و مترجم۔ قاعدہ یسرنا القرآن پارہ جات چھاپنے کا فخر حاصل ہے۔ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آجکل جبکہ غیر احمدی پریس احمدی لٹریچر چھاپنے سے تامل اور انکار کرتے ہیں احباب اپنے اس دیرینہ خادم اور سلسلہ کے قدیمی مطبع

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کو یاد رکھیں جس میں کتابت۔ طباعت۔ بک بائنڈنگ وغیرہ پر عمدہ اور بارعایت کیجاتی ہے نیز مارکیٹ کے نرخوں پر ہر قسم کا کاغذ بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

مینیجر اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

نوٹ:- کسی دوسری جگہ سے کام کروانے سے پیشتر ہمارے اور دوسروں کے ریٹوں کا مقابلہ فرمالیں۔

ریویو آف ریلیجنز اردو۔ قادیان دارالامان۔ مورخہ ۵ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء۔ رجسٹرڈ ایل نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

صیغہ نمبر ۱۱۷ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

ڈابر ایورویدک دوائیں

STAR (REGD)

ہمارے کارخانہ کی طیار کردہ اشٹانگ قابل علاج رس۔ بھسم (کشتہ) دھات اُپدھات۔ آسو۔ ارشٹ۔ اولیہ گھرت۔ تیل۔ چورن۔ گولی۔ لیپن۔ دھوپن وغیرہ جملہ دوائیں بمطابق شاستر وزیر نگرانی قابل ویدوں کی ویگیانک طریقہ سے بن کر مناسب قیمت میں فروخت کی جاتی ہیں ؞

ویدوں اور تھوک خریداروں کیلئے

تھوک بھاؤ الگ بھیجا جاتا ہے۔ اور اُن کی ضرورت کے مطابق دوائیں طیار کر کے بھی بھیجی جاتی ہیں ؞

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ؞

ضرورت ہے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں سول ایجنٹوں کی ؞

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپکر قادیان سے مالکان کیلئے شائع کیا)